

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفة الموحدين

من تصانیف امام العالمی قدوة لقطب الارضین (رحمۃ اللہ علیہ) و ترجمہ
قطب شمار الشرف والکرم ہادی الخلق الی سوار السبیل مصداق خلقا
عالمی الہی کا دنیاوی ہر اسیل موشگاف سرائر طریقت بیضارہ مورد بصیرت
العلماء و رشتہ الانبیاء۔ سرسست بادہ عرفان رموز دان ہزار فرقان۔
ہر س بلا ملکوتیہ۔ مؤید فرقہ ناسوتیہ۔ مولق امور جہر دنیہ و تقویٰ
لاہوتیہ۔ قطب الاقطاب و قدوة الاوتاد۔ ذوات تصانیف و الارشاد
محقق الحق و مبطل الباطل المذہب مولیٰنا و امامنا حضرت مولوی
حافظ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ
جسکو قال میں عالم عدیم السہمہ جناب الامام مولوی حافظ محمد رحیم بخش صاحب نے
اردو و سلیس زبان میں ترجمہ کیا اور

اکمل المطابع دہلی میں چھپا

جلالہ جتوئی ہدیہ جتوئی محفوظ ہے

جوہر الايقان فی حفظ الايمان

یہ کتاب عجیب و غریب بلکہ قابل دید زبان اردو جس میں غیر تقلیدین کے تمامی عقائد و مقامات ظاہر کر کے نہایت عمدگی کے ساتھ جوابات لکھے ہیں اور کسی قدر حال عبدالوہاب بخاری کا بھی لکھا ہے اور جن مسائل فاتحہ سوم و چہلم و زیارت مزارات و مشاہدات متبرکہ و حکم طواف و بوسہ و مولود شریف و بحث شفاعت و قیام و نذائے غیر خداوند و نیاز و بیان معنی شرک و بدعت و غیرہ میں گفتگو ہے۔ اسکو نہایت شرح و بسط کے ساتھ مثل و محقق قرآن و حدیث و اقوال علماء سابقہ سے جتنے اقوال طرفین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کی پوری تعریف مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کی تقریظ ثابت کر رہی ہے۔ اگر ناظرین اس کتاب کو بغور دیکھیں گے تو انصاف سے کہہ سکیں گے کہ آج تک ایسی حاوی اور مفصل مع دلائل قاطعہ و حجج ساطعہ کوئی کتاب نہیں چھپی نہ غرض کہ ایسی نادر و لا جواب کتاب کہ ہر مسلمان کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہے جیسے کہ تیار ہو گئی ہے بلکہ بہت کم جلدیں باقی ہیں ناظرین درخواستیں بھیج کر طلب فرمائیں قیمت مع محصول ڈاک ۴۷ روپے مئی اور برص

کشت زار

یہ کتاب جسکو فن طب میں بیہل اور لا جواب کہنا کی طرح مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے طبیب میں چھپی ہوئی ہے۔ اپنے اس فن کی چھوٹی بڑی عربی فارسی ہنگ کتاب میں دیکھی ہوئی مگر جس کتاب کی بات ہم آپ کی سمجھ فراموشی کر رہے ہیں یہ ان فن میں ایک نوکھی اور زالی ہے کتاب جو ہم اسکی تمام خوبیاں بیان کر کے آپکا غرور و فخر ضائع کرنا نہیں چاہتے مگر مختصر آئنا کہ پھر پھر بھی نہیں سکتے کہ یہ کتاب جناب بدو الحاکم محمد وارث خانی صاحب مدعوم کی تصنیف سے ہو فاضل مصنف نے طب کی جلد و شوار گزار گھٹیوں کو مشقت و خوض و خشاک سے پاک و صاف کر کے دماغ سے بیکر باؤں تک تمام مرض نہایت تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان فرمایا اور ہر مرض کے متعلق صرف وہی نسخے درج کئے ہیں جو علامتہ مصنف کے بارہا تجربہ میں آچکے ہیں یا جو اسکے معزز اور نامور خاندان میں سب سے بڑی خوبی ملے ہیں کہ اگر اندر اسکا علاج بڑی بوٹیک زیادہ بتایا گیا ہے۔ اگر آدمی کو بیکہ کچھ علاج ہو تو اسکا نام اگر آپ علم طب کچھ نفع اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کی ضرورت خریدیں اور کچھ بیکہ بیکہ علاج کیجئے۔ باوجود اس کے کہ یہ کتاب محض دلائل و برہان و دلیل و دلیل ہے اس لیے ہر نصیب خدائی یہ تفسیر سات جلدوں میں ہم ہو رہی ہے کہ یہ کتاب اور باقی ہر ایک جلد کی قیمت ۴۷ روپے ساتوں جلدیں

نور طبع ہے ۶ جلد کے خریدار کو عطا کیا جائے گا۔



M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE11836

یافتی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گویند اینها که شکر را دی مطلق بجا آریم و کجا دستی که بخیر
بنیادش هست گمازیم که مایه از طلا و الماس و جواهر
شکر برکتش را تو حیدر برآورده با کلمه یک جهان غفر
بطوفان اوست یک عالم سرگشته بیابان او
و درود نامش و در حضور سرور کائنات که بغیر از
اتنا عشق برای نجات نبی آدم طریقه دیگر نیست
و بر آن صاحبش که اتنا عشق مینماید پیروی رسول الله
صلی الله علیه و سلم اما بعد از آنکه در دلیلی فصلی چند
بدرج شکر اقسامش میگویی و انوارش از حد
حقیقی بحد فضل اول در دفع اقوال آنانکه
از کلام الله و کلام رسول الله سجده اعراض میکنند
و دعوی مسلمانانینا پند بیانش آنکه بعضی میگویند
که کلام الله و حدیث را آنکس نفی نموده که علوم بسیار و کتب

بسیاری زبانی که این بین که مادی مطلق کاشکیه بجا
لایقین او را تهنه که این که او سکی نیست که نیست
مقرر کریم و ده هم که شک سکی و چون که طلا و الماس و جواهر
کنار و پر لایا با وجود یکایک جهان او که طوفان سرخ و باران او
ایک عالم او سکی بیابان بین حیران بریشان و او بریشان
در دوا و حضور مخلوق کو برادر چسبی برین فرمانبردار
نبی آدم کی نجات کو در سلطو او کوئی راه نمیدان او سکی که
صاحب پرستی طاعت مینماید طاعت رسول خدا صلی الله علیه و سلم
و حمد و مصلوة و کبر و لی الله در دلیلی فصلی چند
اقسام کی دین بیان کرتا او را و سکا تمام اقسام حقیقی
دهوند تا به هر فصل اول آن کو کون که اقوال کی حقیقی
کی حقیقی که کتاب الله و حدیث رسول خدا را که کار نمی
نماید پس برین پند بیانش آنکه بعضی میگویند
که کلام الله و حدیث را آنکس نفی نموده که علوم بسیار و کتب

CHECKED 1976-57

بیشمار خواندہ باشند و علامہ زمان یو و جواب
 انہا خالصتاً مے فرماید ہُوَ الَّذِي بَعَثَ
 فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
 آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
 وَإِنْ تَكُنْ مِنْ الْقَاطِلِينَ فَنُصْرَتُهُمْ
 أَوْسَتْ أَفَأَنْتَ الْكَافِرُ يَا أُولِي الْأَبْصَارِ
 رسول از ہما ناخواندگان کو بخواند بر ہما
 ناخواندگان آیات خدا و پاک میکند ایشان
 را و آموزد ایشان را کتاب و تدبیرش
 یعنی رسول اللہ تم ناخواندہ بود و اصحاب
 کرامش نیز ناخواندہ چون رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم بر صحابہ آیات الہی خواندہ
 صحابہ انرا شنیدہ از شرف و فاد پاک
 شدند اگر ناخواندہ قرآن و حدیث را نمی خواند
 و استعدادش نیکو داشتند و صحابہ چگونہ از
 معایب پاک شدند و ای بران قومے
 کہ دعویٰ صدرہ فہمی و قاموس دانی نمیکند
 و در فہم قرآن و حدیث خود را تا ان
 محض مینمایند و بعضے مینگویند کہ مایان
 متاخرین ہستم برکت زبان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کجا یا ہم و مسکت
 قلوب صحابہ از کجا آری کہ معنی قرآن و
 حدیث را در باب ہم بجا اب انہا حق تعالی سیر

او کی تفصیل یہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں قرآن
 مجید اور حدیث کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو بہت علم
 اور ہوشیار کتابین پڑھا ہوا ہو اور نیکو زمانہ کا علامہ
 اور جو ایمین خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہُوَ الَّذِي بَعَثَ
 فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
 وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ تَكُنْ
 مِنَ الْقَاطِلِينَ فَنُصْرَتُهُمْ أَوْسَتْ أَفَأَنْتَ الْكَافِرُ
 جسے ان پڑھوں میں پیغمبر بھیجتا ہے ان کی پڑھوں میں
 پڑھتا ہے وہ پیغمبر ان کی پڑھوں پر خدا کی آیتیں
 اور نیکو گناہ کو میل سے پاک کرتا اور کتاب اور اسکی
 تدبیر سکھاتا ہے یعنی رسول خدا صلعم بھی ان کی پڑھ
 آپکے صحابہ بزرگوار بھی ان پڑھتے
 مگر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صحابہ
 سامنے قرآن کی آیتیں پڑھیں وہ ان کو سن کر
 کی برائی اور بگاڑ سے پاک صاف ہو گئے پس اگر ناخواندہ
 اور می قرآن حدیث سمجھ نہیں سکتا اور اسکی سمجھ کی
 استعداد نہیں رکھتا تو صحابہ بڑی اور صدقوں سے
 کیونکر پاک صاف ہو گئے اس قوم پر سخت فسوس
 جو صدرہ سمجھنے اور قاموس جاننے کا تو جو
 کرتے ہیں مگر قرآن حدیث کے سمجھنے میں اپنی
 آپ کو محض نادان ظاہر کرتے ہیں اور بعضے یوں کہتے ہیں
 کہ ہم چیلے لوگ ہیں رسول خدا صلعم کے زمانہ کی برکت
 صحابہ نہوان بہر علیہم کے دل کی سلامت کہان سے لائیں

وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَنَا بِالْحَقِّ وَهُمْ بِالْغَيْبِ الْحَكِيمُ
 مومنین بہت حال پسینیاں ناخواندگانرا
 وفتیکہ لاحق شوند باصحاب اوست غالب
 با حکمت یعنی متاخران خواندہ باشند
 یا ناخواندہ وفتیکہ مسلمان شوند و قصد
 پیروی اصحاب نمایند و قرآن و حدیث
 را بشنوند برائے پاک گردیدن انہا
 ہمین قرآن و حدیث کفایت میکند و نیز
 میفرماید لَقَدْ نَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
 مُدْرِكٍ و ہر آئینہ آسان کردیم ماقرآن را
 برائے پند گرفتن پس آیا هیچ پندگیرندہ آ
 این چگونہ آسانی است کہ کافہ خوانان
 و شافیہ دانان در فہم معانی اش اظہار عجز
 نمایند و بدویان عرب بہرہ ور میشوند
 و علاوہ انزیجا بجائے میفرماید اَفَلَا
 يَتَذَكَّرُونَ الْفُرْآنَ اَیَا پس فکر نمیکند
 قرآن را اگر آسان نیست پس در آن
 چگونہ تامل کردہ آید اَمْرٌ عَلٰی قُلُوْبٍ اَفْقَاهَا
 آید بر دلہا فضل آن دلہا است یعنی باوجود
 بردل فضل ندارد چہ گمراہی است کہ بتامل
 آن بہت نمی گمارند و نیز احادیث
 رسول اہلبی الد علیہ وآلہ وسلم سخنان
 روزمرہ و سہل و قریب از فہم بودند کہ
 جو قرآن و حدیث کہ سننے بخوبی بچہ کمین او کے
 جواب میں حق تعالی فرماتا ہوں وَاخِرُ مِنْهُمْ بِالْحَقِّ
 بہم و ہوا الغریز الحکیم یعنی ہی پہلے ان پر معلوم
 کا حال ہی جبکہ وہ اپنی یادوں میں اور وہ غالب حکمت
 والا ہی یعنی پچھلے لوگ خواہ پڑھے ہوئے ہوں یا ان
 مگر جبکہ وہ مسلمان ہوں اور اصحاب کے طریقہ کی پیروی
 کا ارادہ کریں قرآن و حدیث کو سنیں تو انہیں
 بھی پاک کرنے کے لئے یہی قرآن و حدیث کافی
 ہو سکتی ہیں اور بھی فرماتا ہے وَلَقَدْ نَسَّرْنَا الْقُرْآنَ
 لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْرِكٍ کہ ابتداء میں نے قرآن کو نصیحت
 کے واسطے آسان کر دیا پس کیا کوئی نصیحت لینے
 والا ہی بہرہ کیوں کر آسانی ہو سکتی ہو کہ کافہ پڑھنے
 والا اور شافیہ جاننے والا تو اس کے معنی سمجھنے سے عاجز
 ظاہر کرتے اور عرب کہ جنگلی لوگ اسکی حقیقت سے
 بہرہ نہوتے ہیں اسکے علاوہ ایک جگہ یوں فرماتا ہے
 اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ کہ قرآن میں کیوں
 نہیں فکر کرتے پس اگر قرآن مجی آسان نہ ہوتا تو
 فکر کیونکر کیا جائے اَمْرٌ عَلٰی قُلُوْبٍ اَفْقَاهَا یا
 اونکو دلون پر فضل لگے ہو تو ہیں یعنی باوجودیکہ
 دلون پر فضل نہیں لگے ہوئے ہیں پھر بھی کبھی
 گمراہی سے کہ قرآن کے فکر میں زور نہیں لگاتے
 سیطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں روزمرہ
 کی بول چال اور آسان قریب البفہم باتیں ہیں

ہر عربی آنرا شنیدہ بکار دینی و دنیا
بران عمل بنمود سوائی قال یقول را یاد
چیسے مشکل تر نیست کہ مردمان آنرا
گران میدانند و بسوئے آن التفات
نہیں نہ خصوصاً باین مانہ کہ موضوع و ناموضوع ممتاز
گشت قوی از ضعیف جدا شدہ و علی
حسب مارج در کتب مدون گشت و
برای ہر مطلب علیحدہ علیحدہ باب فصل مقرر نمود
شدہ و تحقیق اینست کہ عجیبی را در اشتقاق ترجمہ اول
ضرورت بعدہ اگر بر تمام لطائف نکاتش
اطلاع نمیتوان یافت از ادراک او امر و نوای
ہم نمیتوان گذشت اینقدر برای نجات د
آخرت کفایت میکند و **فصل دوم در**
بیان حقیقت کرامت باید دانست کہ کرامت
اولیاء حق است و مگر آن از ایمان حلاوتی نہ
خرق عادتیکہ از دنیا طاهر شود آنرا در عرف
شرح معجزہ میخوانند و اگر از دیگر بزرگان پدید
آید کہ آتش مینامند و منشأ ہر دو یکو است
یعنی قرب بارگاہ الہی اما لہو و معجزہ و کرامت
یا اختیار بزرگان نیست بلکہ باختیار و قدرت
خدای عزوجل است و بزرگان بذات خود قوت
کردن آن نمیدارند و اگر قوتش بذات بزرگان
باشد آنرا کرامت نمیکویند مثالش آنکہ اگر پہلو

کہ جس کجی لے اونہیں سنا دینی اور دنیاوی کام
میں اونہیں عمل کیا قال یقول کہ علاوہ حدیث میں
کوئی چیز بھی زیادہ مشکل نہیں ہے مگر آدمی مشکل اور
گران جان کر تو یہ نہیں کرتے خاصہ
اس زمانہ میں تو علم حدیث بہت ہی آسان ہو گیا
ہو کہ موضوع حدیث ناموضوع سے ممتاز اور قوی
فصلیہ جدا ہو گئی اور ہر مطالب کے واسطے جدا جدا باب
جمع کر دی گئی اور ہر مطالب کے واسطے جدا جدا باب
فصلیں مقرر کی گئی ہیں تحقیق مقام یہی کہ غیر عربی
شخص کو اول ترجمہ کا جاننا ضروری ہوتا ہے پھر اگر
اوسکو تمام لطائف نکات پر اطلاع پاسکے تو اوسکی
احکام منہیات کو دریافت کرنے سے بھی گزری اور
اسقدر عالم آخرت میں نجات کے لائق کفایت کرنا اور پس
دوسری فصل کرامت کی حقیقت کو بیان
جاننا چاہیو کہ اولیاء کی کرامت برحق ہو اور کرامت
ایمانی حلاوت محرم حیات طاق عادت پندین ہو
ہوتی ہو اسی شرح کو عرف میں معجزہ کہتے ہیں اور غیر
علاوہ چار بزرگوں صاموتی ہو اوسکا نام کرامت کہتے
ہیں مگر نشاۃ و لو کا ایک ہی ہوتی جناب الہی کا قریب
وضہ ہو کہ معجزہ اور کرامت کا لہو بزرگوں کو اختیار میں
نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کو اختیار و قدرت میں ہے
بزرگ لوگ اپنی ذات میں اوسکی قوت ہرگز نہیں کھتی
کیونکہ اگر بزرگوں کو اپنی امتیاز کی قوت ہوگی تو اوسکو کرامت

قوی وزور و در سنگ گران بار و قیقل بر دار
بر کراتش دلیل نیندازند بسبب اینکه قوت نقد
بار برداری بذات او موجود است اگر همان
سنگ را طغله ضعیف و نحیف که قوت تحمل بار
گران نداشتت بردار و بر کراتش دلیل است
بسبب اینکه آن شخص ضعیف بذات خود طاقت
برداشتن نیندازد اما وقتیکه دست بسنگ
بر د و قصد برداشتن کرد خدائے عزوجل
قوت خود را متوجه حال آن بنده ضعیف کرد
و سنگ از قدرت الهی از جا برداشته شد از
همین سبب معلوم شد که آن بنده یکبار
مقبولان بارگاه خداست که او تعالی قوت
خود را متوجه حال آن بنده میکند و بکار آفتاب
و جانب اری او میفرماید پس هر کار عبید
از دستش بر آید محمل تعجب نیست که قوت حق
شربیک حال دارد و اگر انجیل هم کار و از کارگاه
آسان هم صورت نه بندد جائے شکایت نه
که عجیب شری در پیش افتاده مولنا در شتوی
میفرماید پس اولیا را هست قوت ازاله
تیر چوبه باز گرداند زره و نفرموده که اولیا
بذات خود قدرت دارند بلکه آنها را قدرتی
است از خدا تعالی یعنی قدرت الهی شربیک
حال مددگار خود دارند بسبب اینکه خداوند

لکمین که اسکی مثال یون همچو چای که جبلی قوی او
زور آورده یون کسی بھاری او را بھیل تھیر کوا و بھیل
تویا و سکی کراست و دلیل بھوگی کیونکہ اسقدر بھوچھا و بھیل
کی قدرت اسکی ذات بین موجودی البتہ قوی تھیر کوا
ایک ضعیف او کھر و پھر جو اس بھاری بھوچھی کی بھیل
بھیل کھتا او کھتا و کھتا و کھتا و کھتا کی و منج دلیل بھیل
کیونکہ ضعیف شخص ہر چند کہ اپنی ذات بین او سکی
او کھتا کی طاقت نہ کھتا تھا مگر جب تھیر کوا تھیر کوا
بھیل کھتا او اسکے او کھتا کی ارادہ کیا تو خدا تعالی
نے اپنی قوت کوا اس ضعیف بندہ کے حال کی
طرف متوجہ کیا اور قدرت الہی سہوہ تھیر کھتا و او کھتا
کیا اسبوجہ معلوم ہوا کہ وہ بندہ خدا کی جناب میں
مقبول ہو کہ وہ علام الغیوب اپنی قدرت اس کی
بندہ کی جانب متوجہ کرتا اور تمام کاموں میں او سکی
مدد اور جانب داری فرماتا ہو پس ایسے شخص سے
عجیب غیر کام نہ دھوئی ہرچہ جائز تعجب نہیں ہوتا
کیونکہ خدا کی قدرت اپنی شربیک حال کھتا ہر اگر آسان
سہل کاموں میں بھی کوئی کام حاصل نہ تو شکایت کی
جگہ نہیں ہرچہ کہ عجیب شری موجودی مولانا در شتوی
میں فرماتی ہیں پس اولیا را هست قوت ازالہ چھتہ
باز گرداند زره و نفرمودہ کہ اولیا کو خدا کی طرف سہوہ طاقت کی کہ کوئی
تیر کھتا و سہوہ تھیر کھتا و سہوہ تھیر کھتا و سہوہ تھیر کھتا
رکھتا و سہوہ تھیر کھتا و سہوہ تھیر کھتا و سہوہ تھیر کھتا
کی قدرت اپنی مددگار و شربیک حال کھتا ہرچہ تھیر کھتا و سہوہ تھیر کھتا

عالم از انکمال رهنمی و خورسند است
لاجرم محبت بزرگان بدل سعادت منزل
خود باید داشت و تعظیمات ایشان بجای باید
آورد و بر وجه شریع و نام آنها جزیه نیکی یاد
نباید کرد و اگر شرف ملاقات با دست آید شرط
خدمت بجان دل بجای باید آورد و بدیه و
دریغ نباید داشت اگر در کتب ایشان سختی
رفته باشد که با قرآن حدیث موافقت نکند
و فتنه نبرد اعتقاد از بسا سادگرگی ایشان نباشد
چند مصرع خطای بزرگان گرفتن خطاست
بلکه کلام شان را تاویل کرده موافق از قرآن
و حدیث باید کرد و یا محمول بر کلمات سکر و افرا
محبت حق نماید اگر کلام صحاب طریقت است
و نهی بر خطای الاجتهاد کثرت اگر گفته ارباب
شریعت است چرا که در اجتهاد خطا از همه کما
میرد چون که معصوم سوا انبیا دیگر نمی نیست
و زنه از زنه چنان نکنند که قرآن حدیث
تاویل کرده از کلام بزرگان موافق نمایند
اینچنین حرکات مسلمان را از ایمان بهر
می کشد و مقصود اصلی انبیاء قرآن حدیث است
فصل سیم در بیان اشتراک فی العقیده
و آن اینست که صفات پروردگار در پیران
و پیغمبران یا جن پریمی یا ملائکه یا دیگر مخلوقات

است نهایت رهنمی او خوش بوی پس بزرگون کی
محبت اینی سعادت بهر کوی بوی خور و رکعتی است
او را و کوی تعظیم شریع که موافق بجایانی چای و او را نکا
نام بخبر نیکی گوید نه کرنا چای سینه گرا و کوی شرف ملاقات
بسیر چای تو جان دل سو خدمت کی شرط بجایانی
چای و کوی تحفه و هدیه و نشو و دین نه رکعتا چای
او را و کوی کتاب نمین کوی ایسی با شب قرآن و
حدیث که موافق نهو پانی چای تو دفته اعتقاد کما
اونی بزرگی که بچو نهو چن لینا چای سینه یعنی خوراید
او را و اعتقاد ی طایفه که بیکه بزرگون کی خطا
بیکر نی عین خطای بلکه او کوی کلام کی تاویل کر که
قرآن حدیث که موافق کرنا چای سینه یا کلمات منکر او را
حق تعالی کی افرا محبت پرصل کر که اگر چه طریقت
کلام ی او خطای الاجتهاد بر اعلاق کر که اگر شریعت
والون کا قول ی کیونکه تمام بر ی کوی سوا اجتهاد
خطا موسیقی و وجه که انبیا که علاوه و کوی معصوم
نهین لیکن اشکات بر رنگین که قرآن حدیث کی
تاویل کر که بزرگون کوی کلام که موافق کرنا چای سینه
که اس قسم کی با نین مسلمان کوی اسلام خارج کر و پی پی اصل
مقصود تو قرآن حدیث هی کی میری ی تفسیر **فصل**
عقیده بین شرک کر نیکی با نین شهر کفی العقیده بهر که
خدا تعالی که او مشا در رزق و روزی دنیا اولاد عطا کرنا
آسمان زمین این تصرف کرنا پر پیغمبر چن پر پیغمبر چن

انابت کنند اگر چه اندک باشد مثلاً تصرف در زمین
و آسمان پس هر که بداند که اینها یا ملک یا دیگر غیر الله
را اختیار است که آب از آسمان جاری شود و آن
از زمین برآید یا کسی را او را بدینا بکشد یا
کو رو کر کند یا ضرری دیگر رساند یا رزق
و مال و دولت بت پس صاحب این عقیده
مشکر است پس ندان کردن غیر الله را که فلا
حاجت من بر اگر محض است که میفرماید
اَيَّاكَ لَعَبْدُ وَاَيَّاكَ لَسْتَعِيْنُ خاص ترا
عبادت می کنیم و خاص از تو بود میخواستیم
بیت من آدم را میخواستیم به غیر حق نیست
سوی کس را هم رسول خدا صلی الله علیه و سلم
که محض برهنه نوی بسوی حق آمده بود حق او
میفرماید اَيَّاكَ لَا هُدٰىیَ مَنِ احْبَبْتُ لَكِنِّ
اللّٰهُ يَهْدِیْیَ مَنْ تَشَاءُ تو بدایت نیکنی نکردی
دوست میداری لیکن خدا بدایت میکند بر
میخواهد معلوم شد که سلوی او تعالی بدایت هم
بدست کسی دیگر نیست علی هذا القیاس کذا هم
اولیا و انبیا و ملائکه را بر وزیر قیامت و مخلوق
نخواستند تا کسی را بجهنم ببرد و کسی را بدو
جنانچه او تعالی میفرماید یَوْمَئِذٍ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَاَلَمْ یَوْمِئِذٍ لِلّٰهِ الْمُلْكُ خواهد
شد کسی از کسی هیچ چیز حکم آن روز درست

نابت ترین اگر چه حقیر از پیوستن جو شخص سبب است
استحقاق و اگر کسی که اینها یا ملک یا کوئی او خدا کو سواست
پانی برسان زمین سودا نه کمالی کسی که او را بدو یا بر
و آنرا یا اندکها برآورد و کسی که ضرر و نقصان
یا رزق مال و دولت و پیوستن اختیار تو است و عقیده
مشکر است پس هر که سوا کسی را بگوید یا نیکو یا ناک یا
میری حاجت یا اگر خالص ضرر میگوید که خدا فرماید
اَيَّاكَ لَعَبْدُ وَاَيَّاكَ لَسْتَعِيْنُ یعنی هم خاص ترا
یو تجتو و میگوید و بدو چاه می بیند می بیند زمین پاهای
خدا کو سوا کسی که طرف میری راه ندیده خدا تعالی
جناب رسول خدا صلی الله علیه و سلم یارب العالمین جود و صفات خلق
کی بدایت کرد و سلطون کی طرف بر او خستد ارشاد فرماید
اَيَّاكَ لَا هُدٰىیَ مَنِ احْبَبْتُ لَكِنِّ اللّٰهُ يَهْدِیْیَ
مَنْ تَشَاءُ تو بدایت نیکنی نکردی لیکن
لیکن خدا بدایت میکند بر تو بدایت نیکنی نکردی
سوا کسی را بدایت نیکنی نکردی لیکن خدا بدایت میکند بر
علی هذا القیاس کسی نبی او را و فرشته کو قیامت
کسی قسم کی تصرف او در حق کی گنجایش نه بودگی تا که
کسی کو جنت او کسی روز جزا بین لیا و کسی که حق تعالی
فرماید یَوْمَئِذٍ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا
وَاَلَمْ یَوْمِئِذٍ لِلّٰهِ الْمُلْكُ سینه قیامت کے دن کوئی
کسی کا کسی چیز بین مالک نهو گا او س دن تجزیه
کا حکم خدا ہی کے لئے ہو گا قیامت کا دن

خداست بروی قیامت مادر و پدر او را در
نخاهند بر سید و اولاد و وی مادر و پدر بخوانند
دید و استادان از شاد گردان بگانه خوانند
شد و پیران از پیش هریدان روانه و متبوعان
از تابان بهزار خوانند گشت و تابان بامتیوعان
در کارزار اما حال شفاعت را باید فهمید که هر و ما
چنانکه بدنیا اکثر حال شفاعت می بینند با خرت
شیر زمین قسم گمان می برند مثلاً باد شاه بدزدی
اشاره فرمود که دستش بهیرند و زیر یادگیری از
ارکان دولت شفاعت کرد باد شاه اندیشه نمود
که اگر شفاعت شان قبول نکند خلع سلطنت
میرسد ناچار ملک ساراده خود را بسبب شفاعت
آنها باز گردانید و یازن باد شاه رویش شفاعت
می آرد و باعث محبت آن محبوبه ملک جبر بر خود
اختیار نماید و در خلاص میفرماید پس باید
اندیشید که درین اقامت خود خواهش لازم می آید
و جبر پیدا میشود بر و ترا خرت بحضور آن مختار
محض این معامله چگونه واقع خواهد شد که میگوید
لا اداء لقصایک باز گرداننده نیست کسی
خواهش و تعالی را یا مردمان معنی شفاعت
همین می فهمند که شخصی قصد انتقامی کند و
بسبب مانع دیگر عمل خود را نمیتواند کرد پیش
خدا تعالی این معنی هرگز نیست شان او پاک

ایسا مولانا که موگانه مان بایا و لاد کونه بوجبین گو
او اولاد و مان بارکی نه که هیچ استاد شاد گردان
برگانه بیون که سپردیون که سامنے سچلته نیو گے
دنیا میں جنکی پی پی کی جاتی ہو وہ انجو فرماں فرارون
سویز ابرہون گو اور فرماں دوا گو اون کی جنکی بہم
اطاعت کرتے تھے لیکن اب کچھ شفاعت
کا حال سمجھنا چاہئے آدمی جس طرح دنیا میں اکثر اوقات
شفاعت کا حال دیکھتے ہیں اس طرح آخرت میں بھی
شفاعت کا گمان کرتے ہیں مثلاً بادشاہ کو ایک
چور کے ہاتھ کاٹنے کا اشارہ فرمایا کہ زیر بار کا
دولت میں سے کسی اور شخص اس کی سفارش کی
بادشاہ خیال کیا کہ اگر میں انکی سفارش قبول
نہیں کرتا تو میری سلطنت کو خلل عظیم پہونچتا ہو
ناچار بادشاہ انکی سفارش کی وجہ سے انجو قصد
اوراد کو باور رکھا یا بادشاہ کی جورو اسکی سفارش
کرتی ہو اور بادشاہ اس مجتبی کی محبت کے جب انجو جبر
اختیار کر کے چور کی ہائی کرتا ہو سو خیال کرنا چاہئے کہ ان
باتو میں خواہش کا ذکر نا لازم آتا او جبر پیدا ہوتا ہو
قیامت کو دن او سے قاصد مختار کی جناب میں اس قسم
کا معاملہ کس طرح واقع ہو گا کیونکہ لوگ کہتے ہیں لا اداء
لقصایک لہ اسکی خواہش ارادہ کو کوئی پھیر نہیں سکتا یا
ادنی شفاعت کے معنی سمجھتے ہیں کہ ایک شخص پناہ لینا
چاہتا ہو مگر دوسری مخالفت کی وجہ سے بدلہ نہیں سکتا

[illegible]

آورند پادشاہ دست بریدنش اجازت فرمود
 شخص دیگر بجنوب ملک طاهر بنود کہ این گنہگار
 خوش می کشد اگر دستش بر دزد خوشنویس باین
 مملکت باقیماند از شنیدن این خبر ارادہ پادشاہ
 خود بخود مبدل شود بغیر آنکہ کسی دیگر بروی چہرہ
 بلکہ شخص دیگر بکلی از اوصاف بیان میکند کہ شاہ
 از وی غافل بود خداوند عزوجل فرمود کہ این قسم شفا
 ہم بروز قیامت واقع خواهد شد و یَعْبُدُونَ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ
 لَيَقُولُنَّ هُوَ الَّذِي شَفَعَا لَنَا فِي اللَّهِ قُلْ
 اتَّقُوا اللَّهَ مَا كُنْتُ بِالشَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
 مُبَدِّلًا شَيْئًا وَلِلَّهِ الْإِشْرَاقُ
 وعبادت میکنند سوائے خدا و آنرا کہ نہ ضرر
 میدهند ایشانرا و نہ نفع میدهد ایشانرا
 و میگویند کہ ایشان شفاعت کنندگان مانند
 نزد خدا متعالی بگو یا آگاہ خواہید کرد خدایا بآن
 چیز کہ نمیداند آسمان نہ در زمین پاک برتر است
 خدا تعالی از آن چیز کہ شریک کنند یعنی قائم
 است ہر چیز را کہ در زمین آسمان است خوب اند
 و بندگان آفریدہ او هستند نیز خوب ہا و بیک
 ہر بندہ را خوب میداند حاجت بیان دیگران
 نیست نیز صورت شفاعت اگر چہ لازم
 نمی آید مالا علمی نادانی آن عالم الغیب و الشہاد

حکم فرمایا اگر ایک اور شخص نے بادشاہ کو حضور
 میں عرض کی کہ یہ گنہگار خط خوب لکھتا ہے اگر
 ہاتھ کاٹیں جائیں گے تو اس شہر میں خوشنویس
 باقی رہے گا اس خبر کے سننے سے بادشاہ کا
 ارادہ خود بخود بدولت اسکے کہ کوئی اور سپر چہرہ
 کرے بدل جاتا ہے اور کسی قسم کا جبر لازم نہیں آتا اتنی بات
 ہی کہ ایک شخص مجرم کو و صفوں میں ایک ایسا صوف
 بیان کرتا ہے جس سے بادشاہ غافل تھا خدا تعالیٰ
 نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہماری جناب میں
 اس قسم کی سفارش واقع نہوگی چنانچہ فرمایا
 اور خدا کے علاوہ انکو پوجتے ہیں جو انہیں
 نہ ضرر دیتے نہ نفع پہنچاتے ہیں اور کہتے
 ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت
 کرنے والے ہیں اے محمد تم کہہ دو کیا آگاہ کرتے
 خدا کو اس چیز سے جو آسمان زمین میں
 نہیں جانتا خدا تعالیٰ پاک اور بزرگ ہے اور
 جیسے کہ شریک کرتے ہیں یعنی جو چیز زمین
 اور آسمان میں ہے خدا اسو خوب جانتا ہے
 کیونکہ وہ عالم الغیب اور رب ہے اسکو مخلوق
 ہیں نیز وہ ہر بندہ کی پہلانی برائی خود ہی
 خوب جانتا ہے اسکو سامنے دوسروں کو بیان
 کرنے کی کوئی بھی جانتا نہیں پس اس قسم کی شفاعت
 میں ہر چند کہ لازم نہیں تا لیکن اس عالم الغیب و الشہاد

بلا غم می آید تعالی شانہ و نیز شفاعت راطوی
 است دیگر شانشانکه چهارزدان بیکبار حضرت
 پادشاه گرفتار آمدند سزا از آن بکار دزدی چالاک
 و از غضب سلطانی بے باکی یواز آن مرد پر سیر
 که اتفاقاً با خواست شیطانی باین فعل قبیح گرفتار آمد
 اب از دیدہ ہمین بیز و سرازند است عصیان
 برین پادشاه معلوم کرد که این بیچاره ناگهان
 باین فعل قبیح گرفتار آمد و دزدی را شعار خود مقرر
 نه نموده رحمت پادشاه بسوئے عفو تقصیرش
 متوجه میشد اما آئین سلطنت تقاضای کن
 که یکے را بنشد و دیگر از دست ببرد آنگاه
 پادشاه خود بسبب مجبوری و بسوئے یکے از غیظ
 دولت با خفا اشاره می فرماید که بحق فلان
 ردی شفاعت بسیار تا به چشم مجروحم این اشاره
 یکے از مقرران مجلس ہمین شفاعت می ساید
 که این گنہگار را بما علایقی است اگر از تقصیرش
 در گذرند احسان بر احسان است بمعاینه این
 حال ملک از انتقامش در گذشت و فیصوت
 شفاعت جبر بر پادشاه نیست بلکه عدل و انصاف
 و خواہش او ہمین بود که واقع شد پس در روزی
 ہمین صورت تحقق خواهد شد که بآن اشاره میفرماید
 مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ الرَّبِّ ذَا ذُنُوبٍ كَثِيرَةٍ
 که شفاعت کند نزد خدا تعالی مگر با جانش

کی بے علمی و نادانی لازم آتی بود و کسی نشان
 اس سویر تر است شفاعت کا ایک اور بھی القہ
 ہو جسکی مثال یہ ہے کہ چارچو دفعہ پادشاه کو سنا
 گرفتار ہو کر آئے تین تو انہیں سو چوری و عیار
 کو قرن بہن نہایت ہوشیار و سلطانی غضب سے
 بے باک تھے اور ایک تیر تیر کا آدمی تھا اتفاقاً
 شیطان کو مکرو فیہ میں اگر اس بُری فعل میں
 مبتلا ہو گیا تھا اب پادشاه کو حضور میں آنکھوں کو
 آنسو بہاتا اور گناہ کی شرمندگی و سزا پر نہیں
 اٹھاتا ہی جس پادشاه کو معلوم کر لیا کہ بیچارہ
 اس بُری فعل میں ناگاہان گرفتار ہو گیا ہی سو چوری
 کا پیشہ مقرر نہیں کیا اسوقت پادشاه کی مہربانی
 کو اسکی عفو تقصیر کی طرف متوجہ ہوتی ہو مگر سلطنت
 قانون اس بات کو نہیں چاہتا کہ ایک بے خوش رہن
 اور اوردن کو لا تھ کاٹیں اسوقت پادشاه خود
 سب سے ہونڈتا اور حاضرین پر ابر میں ہی ایک شخص
 اشارہ کرتا ہے کہ تو فلان شخص کی سفارش کرنا کہیں
 او بے خوشی اس اشارہ کو سمجھتی مقرران مجلس
 میں ایک شخص شفاعت کر پیشانی زمین پر گھستتا ہے کہ
 اس مجرم کا ہم سے تعلق ہے اگر آپ اسکی تقصیر کو سنا
 فرمائیں گو تو احسان آئے ہو گا عدل و انصاف
 پادشاه بندہ لینے سے در گذر کر رہی پس اس قسم کی
 شفاعت میں پادشاه پر کہ فی سبب الزم نہیں مانتا

پس چون کسی اجازتش خواہد شد سفارش و جلو گر
 خواہد شد و لغو ذبا لہ اگر ارادہ الہی یا شفاعت کسی
 متعلق خواہد شد کہ طاقت دارد کہ دم شفاعت
 بزند خلاصے عزوجل را راضی باید نمود کہ شفاعت
 ہم بدست او و بحقیقت شافع نیز ہوں و ا
 پاک است ہو و ہمین معنی اشارہ می فرماید
 قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا بگو اے محمد خاص
 برائے خدا است شفاعت ہمہ یعنی شفاعت
 ہم بدست کسی دیگر نیست اینست حال شفاعت
 کہ بسیار سے از نادان حقیقتش نمی فہمند و
 طاعت غیر از طاعت خدا نیغالی زیادہ تر
 میداند پس ہیچیکے را از انبیا و اولیا و ا
 برقع و ضرر رسانیدن زمین دنیا نماند ہمین
 معنی ازین آیت مقصود قُلْ لَا اَمْلَکُ لِنَفْسِی
 لَفَعًا وَاَوْفَرًا اَلَا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَاَوْفَرًا
 اَعْلَمُ الْغُیْبِ لَا تَسْکُرُوْنَ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا
 مَسَّی السُّوءُ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا اَنْتُمْ یَوْمَکُمْ
 لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ بگو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ نمی توانم برائے خود نفع و ضرر رسانیدن
 مگر آنچہ کہ خدا خواستہ است و اگر من دانستم
 علم غیب را بہ آئینہ بسیار جمع کردہ از جنس
 و زسیک میں ہیچ سختی نیست من خبر آنکہیم کنند
 و شرہ دہندہ بوائے کروہ و آئینہ میدارند

بلکه او سکی صفا و خوشش سمیع نمی جو واقع ہوا
 سقویاست کہ دن شفاعت کی یہی صورت
 ہوگی جسکی طرف یوں اشارہ فرمایا ہمین
 ذَا الَّذِیْ یُشْفَعُ عِنْدَکَ اِلَّا بِاِذْنِکَ کہ گوش خصم
 جو خدا تعالیٰ کو پاس سفارش کرو مگر او سکی اجازت
 کو ساتھ پس جس شخص حقین او سکی اجازت
 ہوگی او سکی سفارش ہلودہ ہوگی اور اگر عیادایا
 ارادہ الہی کسی کے بدلہ لینے متعلق ہوگا تو کسی
 طاقت ہوگی ہوا و سکی خصم میں شفاعت کا دم
 ماری پس خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہیو جسکی مانع
 میں شفاعت کی پاک ہوا و در حقیقت سفارش
 کرد و اولی ہی وی پاک و وسیع ہوا ذات ہی چنانچہ
 اسی معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہمین قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ
 جَمِيعًا کہ اے محمد کہہ کہ خاص خدا ہی کو واسطے
 سفارش ہو نہ شفاعت بھی کسی و جس کو مانع میں
 ہمین ہی شفاعت کی حال ہو جسکی حقیقت و کثرت
 کہ نادان گاہ وقت ہر غیر خدا کی مانع ذری خدا کی فرمانبرداری
 سو زیادہ تر جانتی ہیں پس سلمان کو چاہیو کہ ہمین
 او دلیلیں کہ یکہ بھی زمین دنیا کے نفع و ضرر نہ
 پر قادر بنای چنانچہ ہی معنی اس آیت مقصود ہمین
 قُلْ لَا اَمْلَکُ لِنَفْسِی لَفَعًا وَاَوْفَرًا اَلَا مَا شَاءَ اللّٰهُ
 وَاَوْفَرًا اَعْلَمُ الْغُیْبِ لَا تَسْکُرُوْنَ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا
 مَسَّی السُّوءُ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا اَنْتُمْ یَوْمَکُمْ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ

حاصل آنست که پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم
 با وجود بیکه رسول اند طاقت ندارد که منفعت
 بجان خود رساند و خود را از ضرر باز دارد و نیز حق تعالی
 فرمود که بگو او محج که من علم غیبی که نمیدانم این محض خاصه
 است اگر من آن علم غیبی را پس منفعت بسیار جمع کرده
 و هیچ ضرر من از کسی که مثلاً اگر دانستم که سب
 من در خواهم در دست کافری فروختی و اگر
 دانستم که برو جنگ احد شکست خواهد شد
 آنروز جنگ نکردی ما را چند آنکه غمهایان میداد
 که پیغمبر اگر که یاد میکنم میشوند و هر چیز آید غایب
 از نظر را میداند غلط محض است من از بینم
 نیتهم کار من ترسانیدن از حقوبت الهی و
 مرده کردن از نیتهاست غیر تنهایی است
 فقط آنکس که سخن مایا و میدارند کس
 نمیداند که پس پشت ما چیست شام چه
 ظاهر خواهد شد و نیز باید دیگر میفرماید و کما
 یحیطون بشیء من علیها الا انشاء
 و احاط نمی کنند مردمان هیچ چیز که در علم خدا
 است مگر همان قدر که خدا می خواهد خواست معلوم
 شد که هر چه در علم پروردگار است غایب از نظر
 بنده است هیچ چیز از آن بنده را معلوم نمیشود
 مگر قدر که خدا خواهد تا قدر علم میدهد پس
 این هم با اختیار خداست با اختیار بنده تا هر چه

که او محج صلی الله علیه و سلم فرمود و بگو که من این را حق تعالی
 و ضرر نمی بینم طاقت ندارم که بگویم خدا را یا او را که اکثر
 علم غیبی است تا تو منفعت کی جنس است که هر چه در دنیا
 او محج کوئی غنی نیستی میرا کام چه اسکند او چه بنده
 که من را فرموده الا او را و چون لوگ یقین میکنند این او بنده
 خوشی من را و الا بولن اسکا خلاصه طاعت بود که پیغمبر خدا
 صلی الله علیه و سلم با وجود بیکه رسول این بگرتب می
 این جان که نفع اینجا را و ضرر را از کفایتی طاقت ندارد
 که تو نیز حق تعالی فرماتا که او محج هم که بدین هر که علم
 غیبی را جان تا تو محض خدا کا خاصه که اگر بین علم غیبی
 تو بهت می یابی ایان چه کر لیتا او محج کوئی غیبی
 نه اینجا مثلاً اگر بین جان تا که کل میرا گهوارا می یابی
 تو او کسی که فرموده بی التا او را که محج علم مونا که جنگ
 احد بین شکست بودگی تو او را و در جنگ که تمام
 جو بهار و ساقیه اعتقاد رکعت بود که بصورت هم اینجا
 کو یاد کردی این ه سن لیتا او را و سنا خالی جیره کو با جو
 نظر سو غایت او را و خوب جان تا تو محض غلط او بودی
 بین آقام کا آدمی بنده من میرا کام تو خدا را
 سو در آن او غیر تنهایی نفیون کی خوشخبری سنانا او را
 بهی صفا و بنده گون که جو بهاری باتون یقین
 رکعتی بین کوئی اتنا بهی بنده جان تا که بهاری پیغمبر
 کیا او را شام کو کیا ظاهر بود که این دو سری است
 فرموده لا یحیطون بشیء من علیها الا انشاء که او

بخوابد بعد فصل چهارم در بیان تشریح
فی العبادات باید فهمید که تعظیماتیکه برای حق تعالی
مقرر کرده اند از عبادات میگویند اگر آن تعظیم را
شروع مقرر فرموده و اگر جماعت دیگر مقرر کرده
باشد ملحق بعبادت مونسند پس تعظیمیکه
خدا تعالی را سجای می آرند بخلق نباید کرد
که میفرماید وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا
أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ پس مگردانید برائے خدا
تعالی همسران در عمل با وجودیکه شما میدانید
که کسی همسر ایتعالی نیست یعنی شما یاران
و عقیده خود کسی را برابر مرتبه خدا نمیدانید
لیکن تعظیمات برابر میکنند از وقت آدم
تا این دم باین طور کافر پیدا شده که دو
خدا گفتند یا شاید کسی مخلوق را در مرتبه برابر خدا
دانسته باشد در علم خود لیکن همین قدر میدانند
که بزرگان را بسبب قرب کارخانه الهی خلقت
و بسبب کثرت ریاضت اندک از صفات
بار تعالی در میان پیدا گشته مثلاً پروردگار
اگر بشارت آن پیدا میتوان کرد این بزرگان
اگر خواهند یک شخص را پسر بخشد و اگر پروردگار
تمام عالم زمین را مقهور و مغرب تواند کرد این
بزرگان کسی را که خدمت شان پس او بی کنند
البته چنانچه ضرر رسانند و میتوانند چون با عتقا

خدا که علمین میگویند بجهت عبادتین کر سکتند مگر او حق
که خدا را با ما معلوم هوا که جو چیز خدا که علمین بود
بندگی کی نظر غائب او را همین بندگی که بجهت
معلوم نهین موسکنا مان بس قدر خدا چایستای او
علم دیدنای پس بجهت خدا که اختیار بین نه بندگی
اختیار بین که جو چایستای چو تعظیم فصل عبادت بین
شرک کرشک بیان بین چنانچایستای که جو بزرگی او را
حق تعالی که واسطه مقرر کی بود سو عبادت کهنه
بین تعظیم شارع فی مقرر فانی بود اگر کسی او
جماعتی مقرر کی بود او سکا ملحق بعبادت نام رکنه
بین پس تعظیم که خاص خدا تعالی که واسطه بجا آتین و
مخلوق کو کرلی نه چایستای کیونکر فانی بین و لَا تَجْعَلُوا
لِلَّهِ أَندَادًا أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ یعنی خدا تعالی که لای
کسی کام بین همسر نبأ و با وجودیکه تم جانتو که خدا کا کو
همسر نهین می مطلب بجهت که او کو تو همسر این عقیده
بین خدا که مرتبه که برابر کسی او کو نهین جانتو تعظیم
و بزرگی بین او سکی برابر او روئی بھی کرتے ہو آدم
علیه السلام و لیکن اس وقت تک کوئی کافر ای
پیدا نهین هواستنه و خدا کو برون یا اینو عالم عتقا
بین کسی مخلوق کو خدا کی برابر مرتبه بین جانا هو مگر
استقدر جانتو تھے که بزرگون کو تقرب کی و سجده خدا کو
کارخانه بین کچھ خل بود کثرت ریاضت کیو بجهت
خدا که صفات بین کچھ نهین بھی پیدا ہوئی شان

مردمان این ظن فاسدستقر شده است بهمین
 سبب تعظیفات بزرگان خارج از حد بجا می آید
 و تحصیل ضایعاتشان بسیار سی بنیاید و بیست
 شرک باشد که از امر و و کرده اند **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَ أَيْدِيهِمْ وَلَا يُحِيطُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ**
 بیشک خدا تعالی نمی بخشد آنرا که شرک کند بخدا
 و بخشید کمتر ازین هر کس را که میخواهد هر که تعظیم خدا
 دیگر برایش شرک کند باید که دست فحوس بر سر
 زند و امید نجات آخرت از دل راس زد
 تعظیفاتیکه در شرع برائے خداست یعنی
 عبادت هر چند که بسیار است اما دو چار از آن
 بیان میکنم تا دیگران را بر وسع قیاس نمایند
 از آنچه است ارکان صلوٰه که برای دیگران
 بنیاید کرد و کسیکه غیر الله را سجده کند کافر گردد که
سُيْفٌ مَّا يَدُّوْنَ السُّجُودَ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ آيَاتَهُ فَاتَّبِعُونِ وَأَطِيعُوا أَمْرَهُ
 خدا که پیدا کرده است آنها را که بتدشما که
 همون خدا را عبادت می کنید و **الْكُفْرَ**
مَعَ الرَّاغِبِينَ و رکوع کنید بار کوع کنند گان
 هر که پیش غیر خدا رکوع کرد یعنی بصفت کوع
 قدر تعظیفاتم کرد بشرک افتاد و قوم الله
 قانین و سیتاده شود بیداری خدا فرمان برار
 یعنی دست بسته و با ادب برپا استادن

خدا تعالی اگر بشمار آدمی پیدا کرد سکتا می توید بزرگ اگر چه
 تو ایست آدمی و کو فرزندش سکتی بین و اگر خدا تعالی
 ساری جهان کو عذاب قهر بین مبتلا کرد سکتا می بزرگ
 او شخص جمع جوانی خدمت میجا ادبی کرے بالفرد
 کوئی نه کوئی ضرر نیچا سکتی بین چنانکه آدمی و کو عذاب
 فاسد خیال خوب متحکم او مضبوط بهو گیا میجو چه و بزرگ
 کی بزرگان سکتا زیاد و بجا لاتی بین او را و کی میامان
 حاصل کر نمین بید کو شمشل کیا کرتے بین پس سنی کو
 شرک باشد که بتو بین چسکا و آن بین دمو اگر چه **اللَّهُ**
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَ أَيْدِيهِمْ وَلَا يُحِيطُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
 بنیو جو شخص خدا کو ساتھ شرک است تا می خدا تعالی امکی
 بخشش نهید کرنا و او سکتی علا و چه چاستا می بخش
 دیتا می پس شخص خدا کی بزرگی بین او و کون که شرک
 کردی او و فحوس چسکا و چه سکتی سکتا او را و خردی بخاک
 سوس ل و کمال الله چاستا شرع شریف بین بزرگ
 خدا کو لگو بین من عبادت هر چند که و به شمار بین مگر
 او بین دو چار بیان کرتا همون تا که او و کون کو
 او نه قیاس کر لین منجه او کی نماز کر ارکان بین جو
 و مثر کو که کر نیچا بین مثلا جو شخص خدا کو علا و چه
 کو سجده کر یگا کافر مگو کا کیو که فراتو بین و **السُّجُودَ**
لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُمْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ آيَاتَهُ فَاتَّبِعُونِ وَأَطِيعُوا أَمْرَهُ
 خدا می سجده کر و منو تمام پیون کو سکتا کیا اگر تم خدا
 می کی عبادت کر تو مژ او فرمایا و **الْكُفْرَ** مع **الرَّاغِبِينَ**

پیش غیر خدا شرک است وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ
 قُلُوا اَوْحَىٰ هَکُمۡ شَطْرَکُمْ و ہر جا کہ باشند
 ہیں بگردانید روی خود را بطرف خانہ کعبہ
 پس وقت عبادت وی گردانیدن متوجہ
 بسوئے قبر بزرگان تعظیم اسوائی بیت اللہ
 شرک است و همچنین است عا کردن از غیر اللہ
 کہ می فرماید وَمَا أَصْلُ مِمَّنۡ تَتَّبِعُونَ اللَّهُ
 مَزَّجَ لَکُمۡ لَکُمۡ الۡیَوْمَ الۡقَیۡمَۃَ وَهُمْ عَنِ
 دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ کہ ام گمراہ تراست از آن
 کس نیک ندانم کنند سوائے خدا آن شخص را
 کہ قبول نخواہد کرد او را و آنہا کہ از خدا کر نش
 خافلانند یعنی ازین قوم زیادہ تر گمراہی
 نیست کہ مردگان یا دیگر غیر اللہ را ندانند
 و او نشان ہرگز جواب این گمراہان نمیدانند
 میدانند کہ او نشان می شنوند بلکه او نشان
 پیغمبر اندازند کردن و فریاد بر آوردن این
 گمراہان مردمانیکہ میگویند یا رسول اللہ یا علی
 یا غوث الاعظم یا حسین یا فاطمہ یا خواجہ
 دیار پیر حوال خود را ازین آید کہ می ملاحظہ
 فرماید اِنَّکَ لَا تَسْمَعُ الْمُتَوَلِّیْنَ وَلَا تَسْمَعُ
 الصُّمَّ اللّٰہُ عَلٰہُ یَشَکُّ تَوَشَّوْا نَمٰی کئی مردہ
 و شنوائی کئی کہ را یعنی در باب شنیدن مردہ
 و کہ بر سر است و مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ فِی الْقُبُورِ

یعنی رکوع کرد و والو کو ساتھ رکوع کرد پس خود غیر خدا کر نش
 رکوع کیا یعنی رکوع کی طرح تعظیم کی جہت مذکور ہم کیا و
 ضرر شرک کہ گمراہی بین پڑا و فرمایا وَفِیۡ ہٰذَا
 قَآئِنٌ لَّہٗ بِرُءُوسِکُمُ الۡیَوْمَ فَرَمَیۡہِ اِیۡسٰی سَکَیۡہِ
 ہاتھ باندھک یا نو کوبل لالہ بکرا ہوتا شرک ہو و فرمایا
 وَحَیۡثُ مَا کُنْتُمْ فَاُولٰٓئِکَ اَوْحٰی ہَکُمۡ شَطْرَکُمْ ہا
 کہیں تم ہو تو انہی موبہوں کو خانہ کعبہ کی طرف پھر
 پس عبادت کو وقت بیت اللہ کو علاوہ بزرگوار
 کی قبر کی طرح تعظیم متوجہ ہونا او متوجہ کرنا شرک ہے
 او سہ طرح غیر خدا سید عالم گناہی شرک ہے جیسا کہ
 ہوتا ہے وَفِیۡ ہٰذَا قَآئِنٌ لَّہٗ بِرُءُوسِکُمُ الۡیَوْمَ فَرَمَیۡہِ اِیۡسٰی سَکَیۡہِ
 یَسْلَیۡہِمْ اِلَیۡ یَوْمِ الۡقَیۡمَۃِ وَهُمْ عَنِ دُعَائِهِمْ
 غَافِلُونَ یعنی کون گمراہ زیادہ ہوا و شخص کہ خدا
 کو چھوڑ کر ایسے شخص سے عالم گناہی جو قیامت تک
 او سکی عاقبت کر یکا طرفہ یہ کہہ اکی دعا جو شخص تشر
 ہیں مطلب ہے کہ اس قسم سو زیادہ تر گمراہ کوئی قوم
 نہیں ہے جو مردہ یا کسی اور کو خدا کو سوتا کرتے
 ہیں اور وہ ان گمراہوں کو ہرگز جواب نہیں دیتی
 جانتی ہیں کہ وہ سن سہیں حالانکہ وہ ان گمراہوں
 کی عالم گناہی و فریاد چنانچہ سو شخص خبر ہیں جو آدمی
 کہ یا رسول اللہ یا علی یا غوث الاعظم او یا حسین
 او یا فاطمہ را دعا خواجہ و ای پیر کہا کرتے ہیں انہی
 احوال کس آید کہ یہ کہ ساتھ موازنہ کر سکتے ہیں کہ

نیستی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنو
 کنندہ آن شخص را کہ در قبر است و قرآن
 شریف را اگر برائے خدا خواند عبادت
 است و اگر برائے رضامندی و تقرب
 غیر اللہ بخواند شرک است روزہ کہ از
 عظم عبادت است اگر برائے غیبت
 گیرند خواہ تمام روزہ خواہ نیم روزہ کافر
 مطلق خواهند شد اگر کان حج کہ از اعظم
 عبادت است اگر بجای دگر ادا نمایند کفر
 صبح باید کہ گرد قبے یا خانہ سوائے خانہ
 کعبہ نکرند کہ میفرماید وَ لَبَّيْكَ يَا كَبِيْرُ
 الْعَبْدِيْنَ باید کہ طواف کنند باین خانہ قدیم
 و در میان دو مکان سوائے صفاء و مروہ نباید
 و دید و جانور را سوائے خدا تعالیٰ برائی
 و بکر ذبح نباید کرد همچنین است سر تراشیدن
 و صورت زایران نمودن و دیگر ارکان حج
 نیز برین قیاس باید کرد و بہترین طاعات
 زکوٰۃ است و اتفاق فی سبیل اللہ نقد و جنس
 و یا طعام اگر بنام مردگان و نیاز بزرگان یا
 جن پیری و ملائکہ یا دیگر غیر اللہ باشد شرک
 است و خوردن آن طعام ناجایز قال اللہ
 تَعَالٰی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
 وَحُمْلَةُ الْخَازِرِ وَمَا آهَلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

اِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتِ وَلَا تَسْمَعُ الصَّلٰةَ الدَّاعِيْنَ
 ثم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرد کو سنا سکتے ہو
 نہ ہو کو بیخوشی سننے کو حقیق مردہ اور بہرہ برابر ہے
 وَمَا آهَلَ كَيْسَمَهُمْ فِي الْقُبُورِ اَوْ رَنَمَ اَوْ نَكْوَا
 کو سنا سکتے ہو جو قیرون مین بین ہیطرح قرآن مجید
 محض خدا کو واسطہ پڑھنا عبادت ہو اور خدا کی نجات
 اور تقرب کے واسطہ پڑھنا شرک و زہ جو ساری عبادت
 سو بڑی عبادت ہے اگر غیر خدا کو واسطہ پڑھیں خواہ سا
 روزہ یا ادا کا فمطلق ہو جو ہیطرح حج جو تمام عبادت
 سو افضل ہو اگر کسی اور کو واسطہ ادا کرے یا صبر کفر ہیں
 مثلاً سو کا خانہ کعبہ کو علاوہ کسی قبے یا گھر کے گرد گھومنا
 نہ چاہیو کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہو وَلَبَّيْكَ يَا كَبِيْرُ
 الْعَبْدِيْنَ یعنی اسی قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیو اور صفاء
 مروہ کو سوا کسی مکان مین و ٹرنا بچا ہے اور جانور
 خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لٹو نہ کرنا چاہیو
 ہیطرح سر منڈانا اور زیارت کرنے اور جیسی صورت آئنا
 اور دوسرے ارکان حج کو اسی پر قیاس کر سکتے ہیں اور اگر
 بندگان مین بہتر بندگی زکوٰۃ اور خدا کی راہ مین مال
 صرف کرنا ہو پس اگر کوئی نقد و جنس کھانا مردوں کے
 نام پر یا بزرگوں کی نیاز یا جن پیری اور فرشتہ یا خدا
 کو سوا کسی اور کو واسطہ ہو نا شرک ہو اور اسکا کھانا نا
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہو حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
 وَحُمْلَةُ الْخَازِرِ وَمَا آهَلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ یعنی شہر مردہ

کرده شد بر شمایان مرده و خون و گوشت خوک
و به چیر که آواز کرده شد برای غیر خدا بآن چیز نشتر
آنکه در حضور پادشاه عتیو نذر پیش غلام پادشاه برد
بالا آنکه پادشاه خود معبود است پس لابد آن رعیت
معرض عتاب سلطانی نمی افتد و نذرش را
نیز بر خاک مذلت می اندازد و اگر آن غلام قبول
کرده باشد آنهم بجل غضب در آید و اگر انکار کرده
باشد نقصان با و نیست پس آن نذر را که
بر خاک مذلت افتاده است شخصی دیگر قصد
گرفتن نماید لابد بمقام غضب سلطانی در آید
پس ظاهر شد یا وجود حاضر بودن آن ملک
حقیقی اگر نقدی یا طعنه نذر غیر الله نماید
گرفتن و خوردن آن ناجایز بود درین جزو زنا
اکثر مردمان قرآن برای تقرب مردگان میخوانند
و طعام نذر برزگان میدهند و نقد بنام غیر الله
میدهند چنانکه این جمله عبادات موحدان محض
برای خدای کنند چون مردمان سوال
می کنند که چرا قرآن این امر شرک عظیم میشود
عوام الناس جوابها بے پیروده و کلیات بها
برزبان می آرند و می گویند بَلْ يَتَّبِعُ الْفَيْنَا
عَلَيْهِ اَبَا نَا کلام شما قبول نکنیم بلکه عمل میکنیم
و پیروی میماییم آن چیز را که جمیع یافته ایم بر آن پدرا
خود را پیسنه از گفته شما رسوم جد و پدر میگذاریم

اور خون او بر سر کا گوشت او بر سر غیر خدا کا نام بکار
جای حرام است آنگی مثال یونان سمجھے کہ کوئی رعیت
پادشاه کا سامنہ او کو غلام کے پاس نذر لے گیا باوجود
پادشاه خود معبود ہے پس ایسے وقت بالضرورہ
شخص غضب سلطانی کے محل میں پڑ گیا اور پادشاه
اوسکی اس نذر کو خاک ذلت پر ڈالے گا پھر اگر یہ
نذر غلام نے قبول کر لی ہو تو وہ بھی محل غضب پادشاهی
ہو گا البتہ اگر غلام فراموش کو قبول کر نیسے انکار کیا
تو اوسکو کوئی نقصان نہ پہنچے گا پھر اوس نذر کو جو
کی خاک پر پڑی ہوئی ہو اگر کوئی اور لینے کا ارادہ
کرے گا تو وہ بھی ضرور پادشاهی غضب میں گرفتار ہو گا پس
معلوم ہوا کہ یا وجود ہونا اوس حقیقی پادشاه کہ اگر کوئی نقد
کھانا غیر خدا کی نذر کرے اوس کا لینا و کھانا بالکل ناجایز
ہو اسلئے خیر مانہ میں اکثر آدمی مردون کی قربت و اطو
قرآن پڑھتے اور کھانا برزگون کی نذر تیری ہیں اور
نقدی غیر خدا کو نام پر صرف کرتے ہیں جیسا کہ موجد
یہ سب عبادتیں محض خدا کو اسلئے کرتے ہیں جب آدمی او
سوال کرتے ہیں کہ تم اس شرک عظیم کو کیوں ترک نہیں کرتے
عوام الناس تو بے جواب تیرا و جہالت بہرہ و کلان
پر لا کر کہتے ہیں بَلْ يَتَّبِعُ الْفَيْنَا عَلَیْہِ اَبَا نَا ہم تمہارا
کہنا نہ مانگے بلکہ جس چیز پر ہم نے اپنی باپ ادا کو جمع
پایا ہے اسی پر عمل کریں گے اور اوسکی پیروی کریں
جان نیکی یعنی تمہاری کہنوسم اپنی باپ ادا کی پیروی کریں

ہر دمانیکہ سابق مکتب این امور شدہ اندیج
 مصطفیٰ فہیدہ باشند بواب ایشان خدا کو
 غور عمل سے فرماید و لَوْ كُنَّا اِلَّا وَهْمٌ لَا يُقَاوَمُ
 شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ بگو اگر آہائے شما باشند
 کہ ہم نمیکردند چیز را و ہدایت نیافتہ باشند بسو
 توحید چہ جائے تعجب است یعنی فقط رواج
 آباء شما برائے محمد بودن آن محل نیست
 تعجب است کہ در گمراہی پدران خود اگر چہ بظاہر
 و لوق در برداشتہ باشند و بعضی مردمان
 کہ روز چند کتاب بینی کردہ اند جہتہا شرعی
 اظہار مینمایند کہ ما قرآن بزرگان بخوانیم و طعام
 بنام غیر اللہ نمیدہیم و جانور برابر بزرگان ذکر
 نمائیم کہیم بلکہ این امور حسنہ محض برائے خدا
 میکنیم و ثوابش بہ بزرگان و بخشیم تا مل نیک
 باید نمود کہ ایشان جملہ گران اند اگر بگویند خدا
 میکند چہ اختصاص ماہے نماید شش حرم و
 ربیع الثانی و جمادی الاول و شعبان و غیرہ و
 چہ اختصاص طعام ماہائے مرغوب بزرگان سے
 نمایند مثل پلاؤ و مالیدہ و غیرہ و حصہ یا مال
 خود چہ اقرار سے کنند کہ او را قبل از ایام مقررہ
 اند کہ ہم نہ صرف نمائے کنند و جانوریکہ ذبح
 سے کنند چہ ابرو سے نشان سے بندند و
 پیش قبور سے یرند این ہمہ شرک خالص است

آنری پیلے لوگ جو اس کام کو کر گئے ہیں انہوں
 نے بھی تو اس میرے کی مذکور کی مصلحت سمجھی ہوگی ان کے
 جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے و لَوْ كُنَّا اِلَّا وَهْمٌ لَا
 يُقَاوَمُ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ کہ اگر محمد تم ان کو کہند
 پہلا اگر تمہاری باپ سے کسی بات سے سمجھتے ہوں تو نہ
 کی طرف اہیاب نہوں تو کیا تعجب کی بات ہے یعنی
 صرف تمہاری باپ ادا کی رسم و رواج اس کام کو
 پسندیدہ ہونی کی دلیل نہیں ہوا بخواب ادا کی گمراہی
 میں تعجب نہ کرو اگر چہ بظاہر گمراہی ہوتی ہوں
 او بوشی آدمی چند دن کتابوں کا مطالعہ کر کے شرعی
 جملہ ظاہر کرتے لگتے ہیں کہ ہم قرآن بزرگوں کو لکھ
 نہیں پڑھتے غیر خدا کا نام پڑھنا نہیں تو
 بزرگوں کو واسطے جانور ذبح نہیں کرتے بلکہ سب نیک
 کام محض خدا کو واسطے کرتے اور اسکا ثواب بزرگوں
 کو بخشتے ہیں غور کرنا چاہئے کہ یہ لوگ جملہ گمراہ
 تو اور کون ہیں پہلا اگر خدا کو واسطے کرتے ہیں
 ہند کی تخصیص جیسو محرم میران جی مار شہبہرات
 وغیرہ کی کیوں کرتے ہیں اور جو کھانین ان بزرگوں
 کو مرغوب ہوتے ہیں جیسے پلاؤ مالیدہ وغیرہ کو کیوں
 خاص کرتے ہیں اور اپنی مالوں میں حصہ کیوں مقررہ
 کرتے ہیں کہ ایام مقررہ سو پہلے کچھ بھی صرف نہیں کرتے
 اور جس جانور کو ذبح کرتے ہیں او سیر کیوں نشان لگاتے
 اور قبروں کو سناں لیا کرتے ہیں یہ سب تین خالص شرک ہیں

کہ شیطان فی خیلہ اور فریب و اون کو دلوں میں
ثواب بخشا اور اسکا عطا کردہ الدیبا ہی کیونکہ وہ
لعون خدا کو سامنے وعدہ کر چکا ہے کہ قَالَ لَا تَأْخُذْ
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مِّمَّهِمْ وَصَلُّوا وَلَا تُنَالِهِمْ سِرًّا
وَعَرَانًا فَلَا هُمْ لَهُمْ فُلِيَّةٌ كُنَّا إِذَا نَ الْإِنْعَامِ
وَأَهْلُهُمْ فَلْيَخْشَوْا خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَخَدَّ
الشَّيْطَانَ وَلِيَائِمًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرًا
بَئِينًا خدا تعالیٰ کی حضور میں شیطان بولا کہ
یلا شبہ میں تیری بندوں سے ایک مقرر حصہ لو
اور بیشک میں انھیں گراہ کرونگا اور اون کے
دلوں میں جھوٹی آرزویں ڈالوں گا اور میں ہرگز
جانوروں کو کان پہناؤں گا حکم کرونگا تو نہیں
حکم کرونگا وہ خدا کی بدایش کو بدل ڈالیں گو
خدا تعالیٰ فرماتا تھا وہ شخص خدا کو سوا شیطان
کو دوست رکھے گا یلا شبہ نہ ضرع اور
ظاہر نقصان میں پڑے گا یعنی شیطان نے
وعدہ کیا ہے کہ میں تیرے بندوں سے
باین طور حصہ مقرر کرونگا کہ ہر برس دو سو روپے
میں بہ قدر خدا اگر خیر کی نیاز چڑھائیں یا ہر برس
استغفار فلان بزرگ کو نام پر علیحدہ کریں اور
اون کے دلوں میں باطل آرزویں الین
مثلاً یہ مضمون سمجھا یا ہے کہ جو شخص ان بزرگوں
کی نیاز ادا کرے گا تو یہ بزرگ اسکی ضرور

بزرگان شفاعت کروہ بحیثیت خواہند برو
 وحکمے کنند تا خلقت خداے را متغیر
 مے کنند باینطور کہ خود را خواہد سرا
 کنند یا ریشہا خود را بتر است یا بطور دیگر
 خود را منقلب کنند لغو یا لئذ منہا این
 ہمہ مکر شیطان است کہ تقرب ثواب
 بخشیدن بخاطر مردمان شرک مے اندازد و
 وعدہ ہائے خود را ایفا مے نماید و اگر
 از مردمان ثواب ختم قرآن طلب نمایند
 یہ بخشیدنش تامل مے کنند و اگر یک پرو
 سخا بہند ہزار جیلہ در میان آرند پس ثواب
 آخرت در دل اینہا قدر و وقار ندارد
 کہ بے تکلف بدیگران مے بخشند بحیثیت
 مذکور است کہ بروز قیامت شخصے را نیکی
 و بدی بمنزلان عدالت برابر خواہد شد حکم
 خواہند کرد کہ یک عمل خیر دیگر یا رتانیکی تو
 زیادہ شود و مستحق جنت شوی پیش ہر یک
 عزیز دست التجا دراز خواہد کرد و مادر و پدر و
 و فرزند و بخشیدن یک عمل خیر اعراض خواہند
 نمود و امر و زجر بے پاکی است کہ بخشیدن
 ہزار عمل خیر در بیغ مے کنند مگر قدر اعمال
 و خوف آخرت منیدارند و اعمال را بس
 خفیف مے سبکے انگارند و حقیقت ثواب

شفاعت کر کے جنت میں داخل کر دین گئے
 نیز شیطان حکم کرنا ہو کہ لوگ خدا کی سدا نش کر
 اس طرح بدل اتے ہیں کہ اپنے خواہد سرا بنالین
 یا داریوں کو متاڈا لتے یا کسی اور طرح اپنی
 پیٹ لیتے ہیں لغو یا لئذ منہا پس یہ شیطان
 کے دوا دین اور کو تو ثواب عطا کر نیکی تقرب سے
 آدمیوں کو دلون میں شرک ڈالتا اور اپنی
 وعدوں کے پورا کرنے میں کوشش کرتا
 ہے دیکھئے اگر آدمیوں سے قرآن مجید کے
 ختم کا ثواب طلب کرتے ہیں تو اسکو دینو
 میں کچھ بھی تامل نہیں کرتے اور ایک روپیہ
 مانگتے ہزاروں جیلہ پیدا کرتے ہیں پس
 ان لوگوں کو دلون میں آخرت کا ثواب کو بھی
 وقت قدر نہیں رکھتا کیونکہ تکلف اور کٹ بخشیدن
 ہیں ایک حدیث میں آیا ہو کہ قیامت کے دن
 ایک شخص کی نیکی اور بدی بمنزلان عدالت میں
 برابر و ترین ہوگا کہ ایک بہلائی اور لے آ
 ناکہ تیری نیکی زیادہ ہو جائی اور جنت کا مستحق ہو
 پس شخص ہر ایک غریب کے اگر اتھا کا ہاتھ لیجا لگا
 مگر ان باب اور جو بچو ایک بہلائی تک دینی میں
 کرین کو غرض کہ ایک نیکی ڈھونڈو نہ ملیگی اگر کیا شوق
 اور بخونی ہو کہ ہزاروں نیکیوں کو بخشے میں بھی دریغ
 نہیں کرتے مگر بات یہ ہو کہ یہ لوگ اعمال کی قدر و آخرت

بخشیدن باید فهمید که نزد بعضی علماء ثواب
از بخشیدن دیگر دیگر نیست دلیل قول آن
لَهُمَا أَكْسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا أَكْسَبَتْ خَاص
برائے اوست هر چه کسب کرده است و
بر و است هر چه کسب کرده و نیز از بسیاری
از آیات و احادیث بر همین معنی لالت
مبارد و نیز مخالف قیاس است که قبولیت
قبولیت عدم قبولیت عمل جناب پروردگار
ظاهر نشده و جزا در دست این شخص موجود
نیست بدیگران چه می بخشند و نزد بعضی
علماء مثل ابو حنیفه رحمت الله علیه ثواب
اعمال بدنی مثل نماز و روزه و غیره بدیگران
نمیرسد و ثواب عبادت الهی مثل طعام خورن
و چاه کنیدن و پل بستن و نذر بخشیدن
مردمان بدیگران میسر قیاس بر نماند
علماء متفق اند که او ای دین دیگران بعد از
آخرت برائے مردگان رانای میشود
و نقل است که از پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم
پارے پرسید که مادر مرده است میخواهم
که چینی بکنم که بکارش آید حضرت بکنید
جوابی اشاره فرمود اما جمله اهل علم متفق اند
بر اینکه بخشیدن اعمال بدیگران بسیار و توانتر
اصحاب منقول نیست با وجودیکه از مادران

کا خوف نہیں کہ تو بلکہ اعمال کو نہایت خفیف اور
بلکہ جائز و بہن ثواب کے بخشنے کی حقیقت سمجھنی چاہیو بعضی
علماء کہتے ہیں کہ ایک شخص کا ثواب کسی دوسرے شخص
کو نہیں پہنچتا اور اس پر دلیل خدا تعالیٰ کا قول
لَهُمَا أَكْسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا أَكْسَبَتْ ہے یعنی ہر ایک
لئے اسی چیز کا نفع ہے جو اس نے کمایا اور حاصل کیا
فرمے جو اس کو حاصل کیا علاوہ اس میں اور بہت سی
آیات و احادیث اسی معنی پر دلالت کرتے ہیں
قیاس کو مخالف بھی ہے کہ ابھی تک جناب الہی
میں عمل کا قبول ہونا اور نہ ہونا ظاہر نہیں ہوا اور
جزا اس شخص کے ہاتھ میں نہیں ہے تو دوسرے کو
کیا بخش سکتا اور بعض علماء جیسے امام ابو حنیفہ رحمۃ
علیہ کہ نزدیک بدنی اعمال کا ثواب جیسے نماز و روزه
و غیرہ دوسروں کو نہیں پہنچتا ان عبادت
کا ثواب جیسے کھانا کھانا کھانا کھانا
پل بنوانا جو شخص خدا کو واسطہ دے کہ بخشے
دوسرے کو ثواب یا بین قیاس پہنچتا ہے کہ تمام
علماء متفق ہیں کہ فرض دادن کو فرض دینے سے
کے عذاب و حرمت الہی ہوتی ہے اور منقول ہے کہ
پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم کسی صحابی کو دریافت کیا
کہ میری ماں مر گئی ہے میں اس کو لے کوئی ایسی چیز
کرنا چاہتا ہوں جو اس کو کام آئے حضرت نے
کہوں کھوئی کا اشارہ فرمایا لیکن تمام اہل علم

و پدران و بزرگان محبت بسیار پیدا شدند و
 محقوق آنها خوبے شناختند چنانکہ مایان
 نے شناسیم ثابت نیست کہ اکثر این عمل بفعل
 آورده باشند چنانکہ باین خبر و زبان بکثرت
 مے کنند و علما جملہ متفق اند بر آنکہ در بخشیدن
 اعمال بزرگان اگر بہت نفع قلیل است
 اگر شخصے بزرنگانی خود یک پول بدہند
 بہتر از آن است کہ پس از وی لکھ پول بدہند
 اگر شخصے تمام عمر خود را تحصیل دنیا برباد
 داده باشد و یک عمل خیر نکرده و خداے
 او را راضی نشدہ ممکن نیست کہ بعد از
 مردنش اعمال خیر پس و سے روانہ کنند و
 او را از عذاب آخرت خلاص نمایند بل
 شیرازی ہمین نغمے سر اید میست برگ
 عیش و گنج خویش فریست کہ کس تیار و زک تن
 پیش فریست بد علاوہ ازین اینست کہ بخشیدن
 ثواب اعمال اگر چه درست است لیکن ہوش
 شرک است بسبب اینکہ عوام الناس فرق
 مے کنند و دانند کہ ثواب عبادات بہ بزرگان
 مے بخشیم یا خود عبادات برائے تقرب بزرگان
 و عباد ایشان میکنیم آخر عبادات بنام
 خیر اسمی کنند و مشرک میشوند پس درین
 زمان کہ کثرت اعمال شرک است خواص

اس بات پر متفق ہیں کہ انہی کاموں کا اور کو تو انہی
 بہت سی متواتر صحابیوں سے منقول نہیں ہوتا جو
 وہ حضرات مان بایوں اور بزرگوں سے اس درجہ
 محبت کرتے اور ان کو محقوق اس قدر پہنچا
 تھے جس قدر کہ ہم نہیں پہنچا تو مگر اس فعل کا
 عمل ہیں لانا اکثر حضرات سے ثابت نہیں ہوا جیسا
 اس زمانہ کے لوگ اس فعل کو بکثرت کیا کرتے ہیں نیز
 ساری علما کا اتفاق ہے کہ مردوں کو اعمال کا ثواب
 بخشنے میں اگر نفع ہو بھی تو بہت ٹھوڑا ہے اگر کوئی
 آدمی اپنی زندگی میں ایک پیسہ خرچ کرے تو اس کو
 پیچھے لاکھ پیسوں کو خرچ کرے تو بہتر ہے اس طرح
 اگر کسی آدمی نے اپنی ساری عمر کو دنیا کو حاصل کرنے
 میں ضائع اور برباد کر دالا اور کوئی بھی بہلا
 کام نہ کیا جسکی وجہ سے خدا اس سے ناراض ہو
 تو ممکن نہیں کہ اسکی مر نیلے پیچھے اور لوگ اعمال
 خیر بجالائیں اور وہ اسکو فرشتہ خدا سے جڑالین بل
 شیرازی یوں نغمے سر موتا ہے جو سامان عیش
 اپنی قبر میں آپ بھیجے کہ کیونکہ کوئی کسی کو کام
 نہیں آتا ہی تو آپ مرے سے پہلے بھیجے اسکو علاوہ
 یہ بات بھی ہے کہ اگر یہ اعمال کا ثواب مرد نکاح نہ تھا
 ہو لیکن شرک کا موجب بھی ہے کیونکہ عوام الناس تمیز
 نہیں کرتے ہم ان عبادتوں کا ثواب بزرگوں کو
 بخشتے ہیں یا خود بزرگوں کی قربت و رضامندی

باید که ازین چین اعمال تغافل چشم پوشی
 نمایند تا در شرک بسته نشود و ثابت است که
 بخشیدن ضرورت نیست اگر گمان فایده است
 نیز بسیار قلیل چه ضرورت است که بار کتاب
 اشغال بین امور در شرک بکشد و گمان فایده
 قلیل هزار مومن را راه چنهم به نمایند از دیدن
 قبور موت خود بیا دمی آید و دنیا سراب می
 نماید این همه جناب سالت آب صلی الله علیه
 و آله صحابه و من تبعهم اجمعین اولاً همه کسان را منع
 فرمود که کسی قبر را نه بنید و پیش از مردن و بهیست
 اینکه مردمان تعظیبات قبور از حد زیاد بجا
 می آوردند چون آیام جاہلیت رفت و مردمان
 موعودان شدند و تعظیبات قبور موقوف
 کردند مردمان را دیدن قبور را جازت مثلاً
 زمان را هنوز منع است که زنان ناقص العقل
 میشوند ضرور بالضر و تعظیم خلاف شرع یا
 نوحه خواندن کرد و بحق زن نوحه کشنده در دوزخ
 و عید عذاب آخرت وارد شده است و اگر
 شخصی را منظور باشد که فائده را بیا بیند و او را
 و پیران و مجتهدان یا مادر و پدر برسد طریقش
 ازین بهتر نیست که محض خالصاً الله اعمال خیر
 عبادت ادا نماید بدل جان مطیع فرمان الهی
 گردد و ثواب عبادت یکسو نه بخشد بلکه خود بهم

کرد و اسطی عبادت کرد و این روزی انجام کار خیر خدا کو نام
 کی عبادت کردی و گفتم او شرک بخانتی چونکه از
 زمانه بین اعمال شرک کی کثرت می کند و اگر لوگوین کو
 مناسب است که اس قسم کو کامون غفلت و چشم پوشی
 کریں تا که شرک کا دروازه بند می شود و بهیست
 ثابت می شود کی که این اعمال غیر کو بسته ضرورت نیست
 اگر اسمین فائده خیال کیا جاسکتا می شود بهیست
 پس ان جیسے کامون شرک کا دروازه کھول کیا
 ضرورتی او تھوڑی سی فائده کو خیال پر ہزاروں
 مسلمانوں کو دوزخ کا رستہ دکھا دی سی کیا فائده
 می قبروں کو دیکھنے سی ہر چند کہ اپنی موت یا آتی اور دنیا
 سے کام معلوم ہوتی ہو مگر بچھ بھی جناب سالت آب صلی
 علیہ وآلہ وسلم نے پہلے پہل سے منع فرمایا کہ کوئی شخص
 قبر کی زیارت نہ کرے اور اسکے سامنے جا کر کھڑا نہ ہو
 اس سلسلے کے اس زمانہ کو آدمی قبروں کی تعظیم میں سی
 زیادہ بجا لائے تھی لیکن جیب جاہلیت زمانہ گذر گیا
 اور موصد آدمی پیدا ہوئے اور قبروں کی تعظیم
 موقوف کردین تھے صرف مردوں سی کو قبروں کی زیارت
 کی اجازت ہوئی پر عورتوں کو آدمی مانند باقی
 سی جبکہ عورتین ناقص عقل ہوتی ہیں وہ قبروں پر
 جا کر ضرور بالضر و کوئی خلاف شرع تعظیم یا نوحہ
 کر سکی اور نوحہ کرنے والی عورت کو حقیقین عید عذاب
 آخرت ارد ہوئی ہو اگر کسی شخص کو منظور ہو

نخواهد بدل این قدر دارد که بر اے رضامندی
 و خوشنودی مالک خود این کار کرده ایم و مرد
 در کار نداریم بلکه رحمت و عنایت بر اے بخشش
 مایان کفایت میکند چنانچه خواجہ حافظ رحمتہ اللہ
 تعالیٰ علیہ میفرماید پیوستہ تو بندگی جو گدایان
 بشرط مزد ممکن است که خواجہ خود روشن بنده پر
 داند خدا تعالیٰ این مومن را اجر بسیار خواهد
 داد و نیز بنده وی حقوقش ثواب خواهد رسانید
 که با جاویدت صحیح آمده است که ثواب اعمال
 اولاد با با و اجداد بغیر از بخشیدن بسیار
 ثواب حاصل نیز نمیشود و همین طور ثواب
 اعمال شاکردان با استادان علم ظاہری یعنی
 علماء و مجتہدین و استادان علم باطنی یعنی
 پیران طریقت برسد مناسب است که آدم
 مطیع پروردگار شود چون خدا تعالیٰ ازین
 بنده راضی خواهد شد و مقبول بارگاہ خود بگذرد
 از احوال ذوالحقوق این بنده که دلش برای
 بخشایش بے متعلق است غفلت کلی نخواهد
 کرد و فصل پنجم در بیان حقوق نیابت باید دانست
 که سوائے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام اقوام
 دیگر تعظیماً تکیه بر اے خدا مقرر نموده اند اگر
 شخص آنرا تعظیماً پیش غیر الله ادا نماید بشک
 میشود چرا که این ہمہ بمقتضای عبادت اند مثلاً شخصی

کہ ہم سوا بنیاد از بنیاد پیران یا مجتہدین یا مایان باکی
 کسی قسم کا فائدہ پہنچاؤ دے اس طریقہ سوسہتر و گوی
 طریقہ نہیں کہ محض فالصرخہ کو دے اس طریقہ کا نام اور
 بجائے اس کے جان قربان الہی کا مطیع ہو کر عبادت
 کا ثواب یکویشو بلکہ خود ہی او کا ثواب پہنچاؤ مایان
 و ہمیں صرف ہتھ خیال کر کے ہم کو محض نیو مالک
 رضامندی اور خوشنودی کو دے اس طریقہ کیا ہی سہی مرد
 اور اجر تہمین رکاز نہیں بلکہ اسکی حجت و قوت
 ہماری بخشش کو واسطہ کافی ہے جیسا کہ خواجہ حافظ
 فرماتے ہیں کہ تو گداؤ کی طرح مردوری کی شرط پر بندگی
 نہ کر کیونکہ مزار بنده پروری کا طریقہ آپ جانتا ہی
 اس طریق پر خدا تعالیٰ اس مسلمان کو بہت سزا بخشت
 اور اسکو حقا و حق کو بھی ثواب پہنچائے گا کیونکہ صحیح
 حدیث میں آیا ہے کہ اولاد کو علمو کا ثواب پانچ اکو
 بدون بخشے پہنچتا ہے اور کریمو الیک کا ثواب بھی کم
 نہیں ہوتا اس طرح شاکردون کو علمو کا ثواب علم
 ظاہری کو اور ستادون کو علمو کا ثواب علم
 اور علم باطنی کو مرشدون یعنی پیران طریقت کو پہنچتا
 ہے پس مناسب ہے کہ آدمی اپنی پروردگار کا فرمانبردار
 ہو کیونکہ جیسا کہ تعالیٰ اس بنده کی رضی ہو گا اور
 اپنی بارگاہ کا مقبول بنائے گا تو اس بندہ کو حقا و حق
 کو احوال سے کہ اسکا دل اولیٰ بتائیش کو ساتھ متعلق
 بلکہ غفلت کرے گا یا چوپین فصل اول و چہرہ کو

پیش بزرگی یا قبرے بیک پاستادہ شود
 پاستادہ خود را زیر کند و پاستاے خود را بالاکند
 بشرک علی گرفتار خواهد شد یا تعظیماً جدیداً
 نماید که سوخته لایق قدر بزرگان نیست
 البته مشرک خواهد شد چنانکه مردمان مسوے
 قبور قدرے چند میزند و باز ایستاد میشوند
 و کج شده باز این می آیند و بطرف آن
 قبر پشت میکنند بلکه بطرف پشت کلمے
 نهند و باز آیند و امثال این هم برین قیاس
 باید کرد بعضی مردمان میگویند که مایان بزرگان
 را شریک خدا نمیدانیم و حل مشکلات از میان
 نخواستیم بلکه ایشان مقربان بارگاه الهی هستند
 مگر بسیار از خدا خواهند کرد باعث همین است
 که تعظیماً ایشان زیادہ از حد بجای آید
 بجا اب ایشان حق سبحانه و تعالی میفرماید
 وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ اَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ
 اِلَّا لِيُقَرِّبُوَنَا اِلَى اللّٰهِ لَقَدْ اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ لِمَنْ يَشَاءُ
 فِتْنًا هُمْ فَیَعْلَمُونَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی
 مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ آنانکه دوست گرفته اند
 بخیر خدا گفتند که عبادت می کنیم ایشان را
 مگر برای آنکه نزدیک کنند مایان را بسو
 خدا و مرتبه قریب هر آینه خدا حکم کند میان
 ایشان و بگویند خلاف و اندرند هر آینه خدا راه تو نماید

بیان میں جو عبارات کو مشابہت میں لانا چاہیے کہ شارع
 علیہ السلام کو علاوہ لوگوں کو تعلیم میں خدا کو اسطو
 کی ہیں اگر کوئی شخص نہیں غیر خدا کو سنی تعلیم بجا
 لائے گا مشرک ہوگا کیونکہ عبادت کے مشابہت میں خدا کوئی
 شخص کسی بزرگ یا بزرگ کے ایک یا ان کو بل کہ اس پر
 پسر نیچو اور یا ان کو اوپر کر گزشتہ جلی میں گرفتار ہو
 یا کوئی ایسی نئی تعلیم پیدا کرے جو خدا کو علاوہ بزرگوں
 کی قدر کے لائق نہ ہو تو بھی مشرک ہوگا جیسا کہ بعض
 آدمی قبر و نجی طرف چند قدم چلتے ہیں پھر تلو اور پھر سے
 آتے ہیں اور اس قبر کی طرف پیچھے نہیں کرتے بلکہ
 پیچھے قدم ہٹاتے ہیں اسطرح ان جیسے اور کاموں
 کو اس پر قیاس کرنا چاہتی بعض آدمی کہتے ہیں کہ ہم
 بزرگوں کو خدا کا شریک نہیں جانتے اور نہ ان سے
 مشکل کشائی کی خواہش کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ نہ
 دہرا رہے کو مقرب ہیں تو ہم کو خدا سے قریب بیٹھ سکتے
 سو ہم ان کی تعلیم حد سے زیادہ بجالاتی ہیں حق تعالیٰ اور
 جواب میں فرماتا ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ اَوْلِيَاءَ
 مَا عَمِلُوهُمْ اِلَّا لِيُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَلِئِنْ اَنَّ اللَّهَ يَحْكُمَ
 بَيْنَهُمْ فَلَهُمْ فِيهِ نَجَاتٌ وَلَوْ اَنَّ اللَّهَ رَاٰ يَهُدِي
 مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ جو لوگ خدا کو علاوہ اور
 لوگوں کو دوست رکھتے ہیں کہتے ہیں ہم ان کو صرف
 ہوا اسطو پوچھتے ہیں کہ یہ ہم کو مرتبہ قرب میں خدا کی
 طرف نزدیک کر دیں خدا تعالیٰ نہیں حکم کرنا ہی

جس چیز میں کہ یہ اختلاف کرتے ہیں البتہ خدا
 پر نہیں لگاتا اس شخص کو کہ جھوٹا اور کافر
 ہو یہی موجدوں اور مشرکوں میں اختلاف
 ہے موجد کہتے ہیں کہ یہ اعمال شرکیہ ہیں خدا
 سے دوری پیدا کرتے ہیں مشرک کہتے ہیں کہ یہ
 بزرگوں کی تعظیم خدا کی قربت کا موجب ہیں خدا
 تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تمہارے اختلاف میں صاف
 حکم اور فیصلہ قول بیان کرتے ہیں کہ مشرک اپنی
 قول میں محض جھوٹے ہیں اگرچہ بڑے بڑے ہیں
 کہ ہم بزرگوں کی تعظیم و عبادت صرف ہوسطی کرتے
 ہیں وہ ہم کو خدا سے قریب دیکھتے مگر حقیقت بلا
 کسی نفعیہ کو ہوسطی بزرگوں کو عبادت کرتے ہیں اور
 عاجزوں کو پورا کر دینے میں قاصر ہوتے ہیں حالانکہ غیر
 خدا کو دوست کھانا اور اس کی عبادت کرتا آدمی
 کافر بنا دیتا ہے کیونکہ قرب الہی کا موجب ہوگا
 حالانکہ ہدایت خدا کی بات میں ہوا اور حق تعالیٰ
 ان جھوٹے مشرکوں کو جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ
 نزدیک کرنا بزرگوں کو اختیار میں ہو راہ پر نہیں
 لگاتا یہ بخت آپر انک لافھدی من اجبت
 و لکن اللہ یھدی من یشاء مجبول گو ہیں
 چوتھی فصل عادت میں شرک کرنے کی بیانیہ
 جاننا چاہئے کہ موجدوں کی اور عادت اور مشرکوں
 کی اور عادت ہوا کرتی ہے موجد پیٹھتے اور ٹھٹھتے کروٹ

کہے را کہ دروغ گوئی کافرست یعنی در میان
 موجدان و مشرکان اختلاف ہے موجد
 میگویند کہ این اعمال شرک است از خدا
 دورے افگند و مشرکان میگویند کہ این
 تعظیمات بزرگان موجب قرب خداست
 خداوند تعالیٰ فرمود کہ ما حکمے کنیم در میان
 اختلاف شما بیان و قول فیصل میگویم مشرکان
 کاذب اند و قول خود کہ میگویند کہ ما تعظیم و
 عبادت بزرگان نمے کنیم مگر برائے اینکه
 ما را از خدا قریبے کنند بلکہ عبادت بزرگان
 برائی دفع بلاست و بزرگان را در رفیع جواب
 میداند و غیر اللہ را دوست داشتن عبادت
 کردن آدم را کافرے کند چگونه موجب قرب
 الہی خواہد شود و ہدایت بدست خداست
 و او تعالیٰ ہدایت نخواہد کرد این مشرکان و فرست
 گوئی را کہ میگویند قریب کردن از خداست تعالیٰ
 با اختیار بزرگان است انک لافھدی
 من اجبت را فراموشی سے گفت
 فصل ششم در بیان مشرک العاد
 باید دانست کہ موجدان را عادت دیگر
 ہے باشد و مشرکان را دیگر موجدان در
 نشستن بر خواستن و بر پہلو گردانیدن
 نام خدا سے بیادے آرند یعنی یا اللہ

و یارب ویا کریم و امثال این الفاظے گویند چنانکہ حکمت فاذا کبروا اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنبین یحکم یاد آرید نام خدا را در نشستن بر حاشتن بر پہلو یا خود و بعضی مردمان عکس این آیه یا پیہر یا خواجہ یا علی مے گویند مومن را ازین خدا واجب است و قول خود را موکہ تقسیم کردن از عادی ضروری انسان است لائق سوگند ہمون ذات پاک است کہ سوگند و لالت برا علی مرتبہ تعظیم و محبت و حاضر و ناظر بودن خدا مے کند این معنی لائق بزرگان نیست اطفال خود را بنامی مشہور بناید کرد کہ در شرک لازم آید شل عبد الرسول و بندہ علی و غلام خوث بر وز قیامت روبرو اک شہنشاہ چون نداکردہ خواہ شد کہ بناید بندہ علی صاحبین اسم چہ شرمساری ہا خوا کشید و عزیزان را وقت رخصت بناید گفت کہ بغلان بزرگ سپردم بلکہ مثل این کلمہ بزرگان آرند کہ خدایا رتوباد و نجائے عزوجل سپردم کہ حافظ و ناصر از سما را کہی است و فقیہ کہب سر و بیاض مند و یا خدا کے لطیف خوردند و یا با خوش و نمد و یا بوسے خوش از گل چکان بدائع آید شکر خالق آن نعمت بجا بآید آورد و یاد

لیتے خدا کا نام لیا کرتے یعنی یا خدا یا رب یا کریم اور ان جیسے الفاظ کہتے ہیں جیسا کہ او خود حکم فرمایا ہو فاذا کبروا اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنبین یحکم کہ خدا کو او ٹھٹھے بیٹھتے اور کروٹوں کے بل یاد کرو مگر بعضے آدمی اسکے عکس یا پیہر یا خواجہ یا علی کہتے ہیں مومن ان باتوں سے پرہیز کرنا واجب ہے اور چونکہ انسان کی ضروری عادت ہے کہ وہ اپنی قول کو قسم کے ساتھ موکہ کیا کرتا ہے تو قسم کو لائق وہی پاک ذات ہو کیونکہ قسم کھانا خدا کا اعلیٰ مرتبہ و تعظیم و محبت اور اس کو حاضر ناظر ہونا و لالت کرتا ہے یہ معنی بزرگوں کو لائق نہیں ہیں اور اپنی بچوں کو نام ایسے نام سے شہرہ نہ کرنا چاہی جس میں شرک لازم آتا ہے جیسے عبد رسول بندہ علی وغیرہ۔۔۔ قیامت کے دن جنبا و شہنشاہ کو سامنوں کا کچا لگی کہ بندہ علی کو حاضر کرو تو او سوقت اس نام والے کو کیسی شرمندگی حاصل ہوگی سیطرح اپنی عزیزوں کو رخصت کرنے کی وقت یوں کہنا چاہیو کہ تمہیں فلان بزرگ کو سونپا بلکہ یہ کلمہ زبان پر لائو کہ خدا تیرا مددگار ہو اور تجھ کو خدا کو سونپا وجہ یہ حافظ و ناصر خدا کو ناموں میں دونام ہیں علی القیاس جب ٹھنڈا پانی پینے کا لطیف غذا کھا مین یا عمدہ ہوا چلو یا گل و ریحان کی خوشبو

دیگر ان نباید کہ بے انصافی محض است
 کہ منہم حقیقہ را کہ ان نعمتہائے پیدا کردہ و
 بخشیدہ اوست فراموش کنیم و نام غیر اللہ بر
 زبان آریکیم بیت اے چہ نیکبیا کہ باسن کردہ
 با تہران نازنا پروردہ بد آن لعین از نعمت
 محروم بادہ کان بیار نام غیرت را بیا دہ
 فصل ہفتم در بیان بت پرستی باید فہمید کہ
 اگر چہ در لغت بت پرستی صورت پرستی را
 گویند اما در شرع معنی دیگر دارد یعنی تراشیدہ
 دست خود را بر بتیان موقوف بر تصویر
 نیست نزدیکہ کہ تصاویر حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام را از دست خود مے تراشند
 و پرستش مے کنند پس اگر تصویر بزرگان
 بسازند و تعظیماتش بجا آرند و یا نقل تربت
 حضرت حسین علیہ السلام یا نشانی بسازند
 و نام بزرگان منسوب کنند از اقسام بت پرستی
 باشد و نشان قدم پرستگی منقش کردن و از
 نقش قدم جناب رسالت مآب صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قرار دادہ تعظیماتش بجا
 آوردن بر ہمین قیاس باید کرد و از ہمین
 اقسام باشد پرستش قبر و آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم برکسانیکہ چراغ بر قبور بزرگ
 لغت فرمودہ است و بناء مکانات بر قبور

سو دماغ معطر از ان نعمتون کہ پیدا کرنوا لیکہ شکر
 بجا لانا چاہیو آنوقت اوردن کو یاد کرنا چاہیے
 بڑی انصاف کی بات حقیقی منہم کہ جسے نعمتین پیدا
 کر کہ بخشی ہیں بھولتو اور اسکے غیر کا نام زبان
 لا تو ہیں اے وہ پاک ذات کہ کس قدر نیکیان
 میری ساتھ تو کی ہیں ہزاروں ناز سو پالای و ہر
 بت پرستی نعمت سو محروم رہو جو تیری غیر کا نام یاد کرنا
 سو ساتویں فصل بت پرستی کی بیان میں چاہنا
 چاہیو اگر چہ لغت میں صورت پرستی کو بت پرستی
 کہتے ہیں لیکن شرع میں اسکے اور معنی ہیں یعنی اپنے
 ہاتھ کی تراشی ہوئی چیز کو چوبیس بت پرستی تصور
 ہی پر موقوف نہیں ہر دیکھئے نصاریٰ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر اتھ سو گھر پر پرستش کرتے
 ہیں پس اگر بزرگون کی تصویر بن کر او کی تعظیم
 بجا لائیں یا حضرت امام حسین کی تربت کی نقل یا کوئی
 نشان بنا کر بزرگون کی طرف منسوب کر بن پرستی
 بت پرستی کی قسمیں ہیں اور کسی تہ پر قدم کا نشا
 منقش کرنا اور اوسو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
 وسلم کا نقش قدم قرار دیکر اوسکی تعظیم بجا لانا کو ہی
 قیاس کرنا چاہیو اور انہیں قسموں میں قبر و بتی
 پرستش بھی داخل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر و
 پرچاہے جلانے والوں پر لعنت کی ہے اور قبر و بتی
 مکان بنانے اور انہیں اینٹ سو پختہ

<p>ساختم و بخت بخت بستن از جس سفید کرد و از گچ محکم ساختش را منع فرموده و موجبش ہمین است کہ زمین قبر باعث شرک بنسود و اسراف مال است آنچه حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ در باب قبور ارشاد فرمودہ بود مذہب جاید صحیحہ وارد است و بہر کس معلوم و مسلم احتیاج تصریح نیست تعظیفات در حقان و مکاتبات سوائے مسجد بجا آوردن را نیز بہمین قیاس نمائی نشیدہ کہ برابر درخت بیعت ارضوان شدہ بود عمر رضی اللہ عنہ آنرا از بیج برکندید کہ مبادا تعدیما تش بجا آرند و بدریا و شرک مستغرق شوند و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب فقط</p>	<p>کرنے اور چو لے سو سفید کرنے اور گچ سے مضبوط کرنے سے منع فرمایا ہے اسکی وجہ یہ کہ قبور کی زمینت شرک کا باعث اور اسراف مال کی وجہ ہوتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تھا وہ صحیحہ حدیثوں میں وارد ہے اور سب لوگوں کو معلوم اور مسلم اوس کی تصریح کی چندان ضرورت نہیں نیز مسجد کے علاوہ دھنوں اور مکانون کی تعظیم بجا لانے کو اسی پر قیاس کیجئے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جب بیعت رضوان کا درخت زیارت گاہ ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے بائیں ہاتھ سے اٹھکھڑکھا کہ مبادا لوگ اسکی تعظیم بجا لائیں اور شرک دریا میں ڈوب جائیں اللہ اعلم بالصواب</p>
--	---

ابیات

ابیات

آیا ہے حدیث میں یہ ظاہر
 بجا لی سمجھو شبہ مذکور کو
 ہرگز نہ کرو میری پرستش
 بوجہ نہ ولی نہ انبیاء کو
 کھلتے نہیں مجھے میرے عقیدے
 و بجائے مدد جو ماسوا کو
 طاقت یہ نہیں سوا خدا
 درویش و فقیر و اولیا کو

فرمود رسول آفتکار
 من نیز برادرم شمارا
 ہرگز نہ عباد تم نہایم
 نہ غوث و قطب و انبیارا
 من مشکل خود نے کشایم
 بر غیبر ہر کجا است یارا
 طاقت بود سوائے ایزد
 درویش و فقیر و اولیارا

کارِ صلح و عاقبت لیکن
تبدیل نئے کنند قضا را
جز حق نبود کہ دست گیرد
مسکین غریب بے نوا را
مخصوص بحق بود عبادت
با بندہ بس است شرکِ ندا
غیر از در شاہ بندہ پرو
پیش کہ بریم التجا را
ہم درد تو دادہ خدا یا
ہم از تو طلب کنیم دوا را
تو مشکل دشمنان کشائی
تا چند گذاری آشنا را
جز ذاتِ خدا بہ پیش دیگر
ہرگز نہ برید ما جسرا را
تو بندہ بندگان چرائی
بگذشتی در خدا را
حاجت طلبی بنفیر مولا
عیب است غلام با وفا
ہر کہ شریک با خدا کرد
درد و زنج نار ساخت جا را
از شرک گریز صد منازل
تو نارسق مکن گوارا
فرمود خدا کہ مردہ و گر
نشیند گے ز کس ندارا

نیکو حکا و عا ہے کام لیکن
کر سکتے نہیں بدل قضا کو
جز حق نکلا کہیں سہارا
مسکین غریب و بینوا کو
اللہ کی بندگی ہے مخصوص
تم چھوڑ دو غیر کی ندا کو
دروازہ کو چھوڑ کر خدا کے
لیجاؤ کہاں ہم التجا کو
بھیجا ہے مرض الہی تو نے
میں تجھ سے طلب کروں گا کو
تو دشمنوں کی مدد کرے جب
مجرور رکھے گا آشنا کو ؟
جز ذاتِ خدا کیسے آگے
لیجاؤ کبھی نہ تم دعا کو
کیون بندہ بندگان بناؤ
چھوڑا ہے عبث در خدا کو
حاجت طلبی سوائے مولا
ہے عیب غلام با وفا کو
جس نے کہ کیا شریک حق کا
دیکھے گا عذاب ہا دیا کو
تو شرک سے بھاگ منز لوں دور
دو زنج کی نہ سر پہ بے بلا کو
و ان میں صریح ہے کہ مومن
نہیں ہی نہیں بھی ندا کو

فریاد کنید آن خدا را
 کان مے شنود ز تو نما را
 تا بوقت و نشان و قبر و نیزه
 این جملہ مثل سنگ خارا
 در قبر بود سوال اعمال
 پرستندہ حال کر بلا را
 عالم نماز و روزہ مغرور
 شرک و کفرش گرفت پارا
 مغرور شدی بنفشہ لوار
 ملحوظ نیے کنی بنا را
 صد حیف کہ عالمان اینچ
 کردند شعاع خود و غارا
 قرآن و حدیث را بدوشند
 تبدیل کنند مدعارا
 مشرک شدہ زائد و شایخ
 گیرند برائے زریارا
 گویند یکسبت مرشد حق
 باید کہ کنبد سجدہ مارا
 اے مومن پاک بن سلمان
 گرخواستی رہ رضا را
 قرآن و حدیث را بسر
 بگذاز کلام ماسوا را



فریاد کرو اسی خدا سے
 سنائی ہمیشہ جو دعا کو
 تا بوقت نشان سب پیش تہ
 کیا دفع کریں کسی بلا کو
 پوچھیں گے کابینہ اعمال
 کب چھڑیں گے ذکر کر بلا کو
 کس کام کا ہے نماز و روزہ
 جب سجدہ کرو گے ماسوا کو
 ہے تجھ کو تو عشق نقش لوار
 کچھ دیکھ تزلزل بنا کو
 افسوس کہ اس صدیکو عالم
 لیے بیٹھے ہیں شیوہ و غاکو
 قرآن و حدیث کو چھپا کر
 ظاہر کرتے ہیں مدعا کو
 مشرک ہیں وہ زائد و شایخ
 کرتے ہیں پسند جو ریا کو
 مرشد کو خدا سمجھ رہے ہیں
 بھولے ہوئے ہیں پر خدا کو
 اے مومن پاک بن سلمان
 گرچاہتا ہے رہ رضا کو
 قرآن و حدیث رکھلے سر پر
 اور چھوڑ کلام ماسوا کو